اسلام کی خصوصیات و محاسن

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے:

☆ مذہب اسلام کی وہ خصوصیات جو کسی اور مذہب میں نہیں

☆ دیگر مذاہب کی کتب و غیر مسلموں سے اسلام کی حقانیت کا ثبوت

☆ مذہبِ اسلام کی خوبیاں

☆ زندگی و موت کے حوالے سے اسلام کی خوبصورت تعلیمات

مصنف: ابو احمد مفتی محمد انس رضا قادری

تخصص فی الفقہ السلامی، الشہادۃ العالمیۃ ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو، ایم اے پنجابی



پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسلام
کی
خصوصیات و محاسن

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے:

★مذہب اسلام کی وہ خصوصیات جو کسی اور مذہب میں نہیں
★دیگر مذاہب کی کتب و غیر مسلموں سے اسلام کی حقانیت کا ثبوت
★ حضور علیہ السلام کی شان و عظمت غیر مسلموں اور ان کی کتب سے
★مذہبِ اسلام کی خوبیاں
★زندگی و موت کے حوالے سے اسلام کی خوبصورت تعلیمات

مُصَنِّف
ابو احمد مفتی محمد انس رضا قادری
المتخصص فی الفقہ السلامی، الشھادۃ العالمیۃ
ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو، ایم اے پنجابی

پیشکش: الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اسلام کی خصوصیات و محاسن

مصنف : ابو احمد مفتی محمد انس رضا قادری بن محمد منیر

اشاعت اول : 19رمضان المبارک1444ھ/10مئی2023ء

پیشکش: الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مزید کتب و فتاوی جات اور دینی کورسز پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی کی ویب سائیٹ کا وزٹ کریں۔

ویب سائیٹ لنک:

www.arqfacademy.com





...فہرست...

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	...مقدمہ...	7
2	...باب اول: مذہب اسلام کی خصوصیات...	8
3	اسلام ایک مکمل دین ہے	8
4	اللہ عزوجل کے متعلق واضح عقائد	8
5	قرآن جیسی عظیم کتاب	9
6	قیامت تک جدید سے جدید مسئلہ کا قرآن وحدیث سے حل	12
7	قرآن وحدیث کا کوئی بھی حکم ایسا نہیں جس پر عمل ناممکن ہو	13
8	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم شخصیت	15
9	غیر مسلموں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ صفات کا اقرار کرنا	16
10	**دیگر مذاہب کی کتب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر**	19
11	تورات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر	20
12	انجیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر	20
13	ہندو مذہب کی کتابوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر	22
14	بدھ مت کی تعلیمات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر	27
15	حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زرتشت کی تعلیمات میں	28
16	ضابطہ حیات	30
17	...باب دوم: محاسنِ اسلام...	33
18	دنیا میں تیزی سے پھیلنے والا دین	33

19	**قیامِ امن کے لئے اسلام کے رہنما اصول**	36
20	جرائم کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے اسلامی سزائیں	37
21	دنیا میں امن و سکون چاہتے ہو تو ایک اللہ پر ایمان لاؤ	37
22	عبادت صرف اللہ کی ہونی چاہیے	37
23	انسانی سماج میں اخوت و ہمدردی اور بھائی چارہ کو فروغ	37
24	**تعلیماتِ اسلام**	38
25	اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے اسماء اور بلند صفات	38
26	توحید کے بعد نماز اسلام کا اہم رکن ہے	38
27	زکوۃ نفسی بخل اور کنجوسی کی تطہیر ہے	38
28	روزے سے بھوک اور کھانے سے محروم لوگوں کے متعلق شعور پیدا ہوتا ہے	39
29	حج انسانی تکبر کو ختم کر کے برابری و عاجزی کی تعلیم دیتا اور محشر کی یاد دلاتا ہے	39
30	قرآن ہمیشہ تحمل کو بنیادی اصول کے طور پر لیتا آیا ہے	39
31	عفو و درگزر کی اسلام میں کثیر اعلیٰ امثلہ قائم ہیں	39
32	اسلام عالمی بھائی چارے کا مذہب ہے	40
33	اسلام بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کی ترغیب دیتا ہے	40
34	اسلام بیواؤں، یتیموں اور غرباء کے ساتھ ہمدردی کرنے کی ہدایت کرتا ہے	40
35	انسانوں کے علاوہ اسلام جانوروں کے حقوق بھی بیان کرتا ہے	41
36	اسلام میں رنگ و نسل کو امتیاز حاصل نہیں	41
37	اسلام نے اچھے آداب اور اخلاق حسنہ کا حکم دیا ہے	41
38	اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ والدین سے حسن سلوک کیا جائے	41

39	اسلام کہتا ہے کہ مسلمان بھائی کی خیر خواہی کی جائے	42
40	اسلام حقوق عامہ کا لحاظ رکھنے کا حکم دیتا ہے	42
41	اسلام دوسروں کو ضرر دینے سے منع کرتا ہے	42
42	اسلام میں سود خوری، فراڈ وغیرہ سے ممانعت کی گئی ہے	42
43	اسلام اخلاقیات کی تعلیم دیتا ہے	42
44	اسلام نکاح و طلاق جیسے اہم مسئلہ کے بارے میں مکمل راہنمائی کرتا ہے	43
45	عورتوں کو بے پردگی سے منع کیا گیا ہے	43
46	اسلام نے ہر اس جانور کا گوشت منع کیا جو انسانی صحت و اخلاق پر اثر انداز ہو	43
7	اسلام میں کسی کو ناحق قتل کرنا حرام ہے	44
48	اللہ تعالی کو ناراض کرکے لوگوں کو راضی کرنے کی ممانعت	44
49	کسی کو آگ کا عذاب نہ دو اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کو آگ میں جلاؤ	44
50	اسلام باطل اور گناہ و معصیت و دشمنی میں تعاون کرنے سے منع کرتا ہے	44
51	کسی کی بھی کوئی بات اس کی اجازت کے بغیر سننا	44
52	اسلام فضول خرچی اور اسراف سے منع کرتا ہے	44
53	اسلام باطل پر اکڑنے سے منع کرتا ہے	44
54	مزدور سے مزدوری کروا کر اس کی اجرت ادا نہ کرنا	44
55	اپنے سارے مال کی وصیت کر دینا	45
56	اسلام نے وراثت کی خوبصورت تقسیم کی ہے	45
5	فوت شدگان کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا	45
58	**مختلف مذاہب میں آخری رسومات ادا کرنے کے دلچسپ مگر ظالمانہ طریقے**	46

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

59	مردہ کو ممیز میں تبدیل کرنا	46
60	کریانوکس	46
61	خلیوں کو پلاسٹک میٹریل سے تبدیل کرنا	46
62	بحری جہاز پر آخری رسومات	47
63	درختوں پر رکھ کر	47
64	خاموشی کا مینار	47
65	مردے کے ساتھ اپنی انگلیاں کاٹ کر رکھنا	47
66	اسپرٹ آفرنگ	47
67	ایکوامیشن	47
68	خلا میں راکھ	48
69	آسمانی رسومات	48
70	ٹیکسی ڈرمی	48

...مقدمہ...

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام کی خصوصیات کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ چیزیں جو اسلام ہی کا خاصہ ہیں دیگر مذاہب میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

اسلام کے محاسن (یعنی خوبیوں) کا مطلب ہے کہ وہ افعال و اعمال جو دیگر مذاہب میں ہیں جیسے اخلاقیات وغیرہ لیکن اسلام میں وہی اعمال احسن طریقے سے بیان کیے گئے ہیں جسے عقل سلیم مانتی ہے اور وہ فطرت کے عین مطابق ہیں۔

موجودہ دور میں اگر اسلام کی خصوصیات و محاسن کو دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ واقعی ایک مکمل دین ہے جس میں کسی قسم کی نہ کمی ہے اور نہ نقص ہے۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے اسلام کی خصوصیات وخوبیاں معلوم ہوں تاکہ ان کی اسلام سے محبت مزید بڑھے اور غیر مسلموں کو خاص اس انداز میں اسلام کو پڑھنے کا موقع ملے تاکہ وہ اس کی طرف مائل ہوں اور اللہ عزوجل ان کو ہدایت عطا کرے۔

نوٹ: اس کتاب میں موجود تحریر راقم کی کتاب "اسلام اور عصر حاضر کے مذاہب کا تعارف و تقابلی جائزہ" کا ایک باب ہے۔

ابو احمد مفتی محمد انس رضا قادری
20رمضان المبارک1444ھ/11اپریل2023ء

...باب اول: مذہب اسلام کی خصوصیات...

اسلام میں کئی ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو دیگر ادیان میں میں بالکل نہیں۔چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

اسلام ایک مکمل دین ہے

اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں زندگی موت، قبر وحشر، جنت ودوزخ وغیرہ کے ہر موضوع پر راہنمائی موجود ہے۔زندگی کا کوئی موڑ ایسا نہیں جس کے متعلق شرعی احکام ہماری موجود نہ ہوں، پھر شرعی مسائل بھی ایسے نہیں جو خود ساختہ ہوں بلکہ قرآن وحدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس دیگر ادیان میں ان کی بنیادی کتابیں ہی تحریف سے محفوظ نہیں ہیں، تحریف کے بعد بھی جو موجود ہیں ان میں معلومات بہت سرسری سی ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق معلومات موجودہ عیسائی کتب میں انتہائی قلیل ہیں جسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی زندگی کے پچاس دنوں تک گمان کیا ہے۔

اللہ عزوجل کے متعلق واضح عقائد

تمام ادیان میں صرف اسلام ایسا دین ہے جس میں اللہ عزوجل کے متعلق واضح عقائد بیان کئے ہیں اور یہ عقائد قرآن وحدیث جیسی مستند کتب میں موجود ہیں۔ اس کے برعکس دیگر ادیان میں اللہ عزوجل کے متعلق نہ صرف غیر واضح عقائد ہیں بلکہ بکثرت تضادات ہیں۔یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں دہریت بڑھنا شروع ہوگئی ہے جیسے عیسائیت اور بدھ مت میں اللہ عزوجل کے بارے میں عجیب وغریب عقائد بیان کئے گئے ہیں جسے ایک عام عقل سلیم رکھنا والا شخص سمجھ جاتا ہے کہ یہ عقائد انسانوں ہی کے مرتب کردہ ہیں۔ جبکہ اسلام میں دہریت نہ ہونے کے برابر ہے کہ مسلم علماء نے عقلی ونقلی دلائل کے ساتھ اللہ عزوجل کے وجود کو نہ صرف ثابت کیا بلکہ سیکولر، لبرل اور دہری لوگوں کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات بھی دیئے ہیں۔

قرآن جیسی عظیم کتاب

قرآن جیسی عظیم الشان آسمانی کتاب ہونا اسلام کے حق ہونے کی ایک زندہ مثال ہے جس کی مثل آج تک کوئی بھی نہ لا سکا۔ اللہ عزوجل نے قرآن جیسی ایک سورت لانے کا چیلنج کیا جسے آج تک کوئی قبول نہ کر سکا۔ قرآن پاک کی فصاحت وبلاغت، سینوں میں حفظ ہونے اور زبان پڑھ پڑھ کر نہ تھکنے کے کمالات آج بھی غیر مسلم قوم دیکھ کر حیران زدہ ہے۔ قرآن پاک وہ کتاب ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ قرآن پاک میں انبیاء علیہم السلام کے واقعات اور دیگر باتوں میں ایک رتی برابر بھی تعارض نہیں جبکہ موجودہ انجیلوں میں کئی تضادات ہیں۔

آج سے پہلے بھی اور اب بھی کئی بڑے بڑے کفار قرآن پاک کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ان میں سے چند مستشرقین کے خیالات باختصار درج کئے جاتے ہیں:

ڈاکٹر موریس جو فرانس کے مشہور ماہر علوم عربیہ ہیں جنھوں نے بحکم گورنمنٹ فرانس قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا تھا، اپنے ایک مضمون میں جو فرانسیسی زبان میں شائع ہوا تھا، ایک اور فرانسیسی مترجم قرآن موسیو سالان ریناش کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مقاصد کی خوبی اور اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب (قرآن) تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے۔ اس کی فصاحت وبلاغت کے آگے سارے جہاں کے بڑے بڑے انشاءپرداز وشاعر سر جھکا دیتے ہیں۔

پروفیسر اڈوائز مونتے اپنی تالیف اشاعت "مذہب عیسوی اور اس کے مخالف مسلمان" صفحہ 71، پیرس (1890ء) میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا مذہب تمام کے تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو معقولیت کے امور مسلمہ پر مبنی ہے اور یہ وہ (قرآن) کتاب ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی پاکیزگی او جلال جبروت کی کمال تیقن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کے سوا اس کی مثال کسی اور مذہب میں مشکل سے ملے گی۔

ریورنڈ آر یکسوئل کنگ اپنی تقریر دین اسلام میں جو 17 جنوری 1915ء کو قدیم طور پر لیباٹرین چرچ نیو نارڈز میں کی گئی کہتے ہیں کہ اسلام کی آسمانی کتاب قرآن ہے۔ اس میں نہ صرف مذہب اسلام کے اصول و قوانین درج ہیں بلکہ اخلاق کی تعلیم روز مرہ کے متعلق ہدایات اور قانون ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم) کی تصنیف سب توریت وانجیل سے لیا گیاہے۔ مگر میرا ایمان ہے اگر الہامی دنیامیں الہام کوئی شے ہے اور الہام کا وجود مکمل ہے تو قرآن شریف ضروری الہامی کتاب ہے۔ بلحاظ اصول اسلام مسلمانوں کو عیسائیوں پر فوقیت ہے۔

موسیو اوجین کلا قل نامور فرانسیسی مستشرق ہیں جنھوں نے مسلمانوں اور یہودیوں عیسائیوں کے مذہب کی تحقیق میں عمر صرف کردی۔ 1901ء کے فرانسیسی اخبارات میں مضمون شائع کرتے ہیں کہ قرآن مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ ایک عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام پیش کرتا ہے۔

کونٹ ہنری دی کاسٹری اپنی کتاب "اسلام" جس کا ترجمہ مصر کے مشہور مصنف احمد فتحی بک زاغلول نے 1898ء میں شائع کیا لکھتے ہیں کہ عقل بالکل حیرت زدہ ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکہ ادا ہوا جو بالکل امی تھے۔ تمام مشرق نے اقرار کیا کہ یہ وہ کلام ہے کہ نوع انسانی لفظاو مظاہر لحاظ سے نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر لائے جو تاحال ایک ایسا مہتم بالشان راز چلا آتا ہے کہ اس طلسم کو توڑنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

انگلستان کا نامور مؤرخ ڈاکٹر گبن اپنی تصنیف "انحطاط وزوال سلطنت روما" کی جلد 5 ، باب 50 میں لکھتے ہیں کہ قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لے کر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ وہ شریعت سے اور ایسے دانشمندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی کے سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

مسٹر ماماڈیوک پکھتال نے "اسلام اینڈ ماڈرنزم "لندن پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور جو پیغمبر علیہ السلام نے سکھائے، وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں اور اس کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں ہے۔

الکس لولزون فرانسیسی فلاسفر اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتے ہیں کہ محمد علیہ السلام نے جو بلاغت و فصاحت شریعت کا دستور العمل دنیا کے سامنے پیش کیا یہ وہ مقدس کتاب قران کریم ہے۔ جو اس وقت دنیا کے تمام ایک بٹا چھ حصے میں معتبر اور مُسلم سمجھی جاتی ہے۔ جدید علمی انکشافات میں جن کو ہم نے بزور علم حل کیا ہے یا ہنوز وہ

زیر تحقیق ہیں وہ تمام علوم اسلام و قرآن میں سب کچھ پہلے ہی سے پوری طرح موجود ہیں۔

موسیو سیدلو فرانسیسی خلاصہ تاریخ عرب صفحہ 59۔ 63۔ 64۔ میں لکھتے ہیں کہ اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں، ان کو تاریک ضمیر بتلاتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں۔ ہم بزور دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن میں تمام آداب واصول حکمت فلسفہ موجود ہیں۔

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" صفحہ 379۔ 381 میں لکھتے ہیں: "مدارس میں قرآن کی تعلیم دی جائے تو کچھ کم ترقی کا ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ افریقہ کو ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ بجائے اپنی رائے سے حکومت کرنے کے انتظام سلطنت کے لئے ایک ضابطہ اور دستور العمل مل گیا۔ مسلمانوں کی تاثیر اور طرز اسلام سے افریقہ کے ملک میں اتنے بڑے بڑے شہر قائم ہوگئے کہ یورپ کو اولا ان باتوں کا یقین نہ آیا۔"

مسٹر ای ڈی ماریل نے 1912 میں رائل سوکا آف آرٹس میں ایک لیکچر شمالی نایجریا پر دیتے ہوئے کہا کہ قرآن نے نظام تہذیب وتمدن پیدا کیا۔ شائستگی کی روح پھونکی۔ سیول گورنمنٹ کا نظام اور حدود عدالت کے قیام میں اسلام بڑا معاون ثابت ہوا ہے۔ جہاں ابھی تک اسلام کی روشنی نہیں پہنچی۔ لوگوں کے فائدہ کے یہ بہت ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ اس کو اسلام قائم رکھ کر اس کو مضبوط اور طاقتور بنانے کی کوشش کرے۔

جان جاک ولیک مشہور فلاسفر جرمن نے مقامات حریری تاریخ ابو الفدا اور معلقہ طرفہ عربی تصانیف کا لاطینی میں ترجمہ کیا ہے اور ان پر حواشی لکھے ہیں، لکھتا ہے کہ تھوڑی عربی جاننے والے قرآن کا تمسخر اُڑاتے ہیں۔ اگر وہ خوش نصیبی سے کبھی آپ علیہ السلام کی معجز نما قوت بیان سے تشریح سنتے تو یقینا یہ شخص بے ساختہ سجدے میں گر پڑتے اور سب سے پہلی آواز ان کے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیارے نبی علیہ السلام ہمارا ہاتھ پکڑ لیجئے۔ اور ہمیں اپنے پیروں میں شامل کر کے عزت وشرف دینے میں دریغ نہ فرمایئے۔

لندن کا مشہور ہفتہ وار اخبار "نیر سٹ" 13 اپریل 1922ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ قرآن کی حسن و خوبی سے جس کو انکار ہے وہ عقل ودانش سے بیگانہ ہے۔

مشہور مسیحی پادری ڈین وسینٹلی نے مشرقی کلیسا کے صفحہ 279 میں لکھا ہے کہ قرآن کا قانون بلاشبہ بائبل

کے قانون سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔

مسٹر رچرڈسن نے قانون ازالہ غلامی انڈیا میں پیش کرتے وقت 1810ء میں کہا کہ غلامی کی مکروہ رسم اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہندو شاستر قرآن سے بدل دیا جائے۔

مہاتما گاندھی اپنے مضمون میں جو (خدا ایک ہے) کے موضوع سے اخبار "ینگ انڈیا" میں شائع ہوا کہتے ہیں کہ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے مین زرہ برابر بھی تعامل نہیں ہے۔ ہندو مسلم اتحاد اور موپلوں کے بلوے پر گاندھی جی نے ایک مضمون اپنے اخبار میں لکھا کہ پیغمبر اسلام کی تمام زندگی کے واقعات مذہب میں کسی سختی کو روا رکھنے کی مخالفت سے لبریز ہیں۔ جہاں تک مجھ کو علم ہے کسی مسلمان نے آج تک کسی کو زبردستی مسلمان بنانا پسند نہیں کیا۔ اسلام اگر اپنی اشاعت کے لئے قوت اور زبردستی استعمال کرے گا تو تمام دنیا کا مذہب باقی نہ رہ جائے گا۔

(/http://www.urdufatwa.com/index.php?/Knowledgebase/Article/View/3679/35)

قیامت تک جدید سے جدید مسئلہ کا قرآن و حدیث سے حل

اسلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ایسے اصول بیان کئے گئے ہیں جن کی روشنی میں جدید سے جدید درپیش مسئلہ کا شرعی حل نکالا جاسکتا ہے۔ مجتہدین و فقہائے کرام نے ہزاروں مسائل قرآن و حدیث سے ایسے نکالے ہیں جو ابھی تک مسلمانوں کو درپیش نہیں ہوئے لیکن فقہائے کرام نے فرضی طور پر کتب فقہ میں مذکور کر دیئے ہیں کہ اگر کسی دور میں وہ مسائل یا ان سے ملتے جلتے مسائل درپیش ہوں تو ان کا جواب پہلے سے موجود ہو۔

قرآن وحدیث کا کوئی بھی حکم ایسا نہیں جس پر عمل ناممکن ہو

اسلام کی حقانیت کی ایک بڑی دلیل وخصوصیت یہ ہے کہ اسلام کیونکہ اللہ عزوجل کی طرف سے نازل کردہ دین ہے اس لئے قرآن وحدیث میں صدیوں سے لے کر اب تک کوئی بھی ایسا حکم نہیں ہے جس پر عمل ناممکن ہو گیا ہو اور پوری امت مسلمہ اس کے کرنے سے عاجز ہو جائے۔ اس کے برعکس دیگر مذاہب چونکہ لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں اس لئے ان کے مذہب کے کئی احکام لوگ پورا کرنے سے عاجز آگئے ہیں جیسے ہندوؤں کے پرانے مذہب کے مطابق عورت کو شوہر کی وفات پر زندہ شوہر کے ساتھ جلانے کا حکم تھا۔ پہلے تو اس پر عمل ہوتا رہا بعد میں لوگ اس سے عاجز آگئے تو پھر پنڈتوں نے یہ حکم دیا کہ عورتوں کو جلایا تو نہ جائے لیکن عورت کا سر منڈوا دیا جائے۔ کچھ عرصہ ایسا بھی ہوا بعد میں پھر لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر یہ حکم دیا گیا کہ بیوہ عورتوں ہمیشہ سفید لباس پہنے اور آگے نکاح نہیں کر سکتی۔ اب موجودہ دور کے ہندوؤں اس سے بھی عاجز آگئے اور اس حکم کو توڑنا شروع ہو گئے۔

یونہی عیسائی اور ہندومت کے اصل مذہب میں عورت کو طلاق دینے کا کوئی نظریہ نہیں ہے لیکن اب اسلام سے متاثر ہو کر ان مذاہب میں بھی عورت کو طلاق دینے کا عمل وجود میں آچکا ہے کہ مظلوم عورت شوہر سے طلاق لے کر کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

یونہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام سنتیں فطرت کے عین مطابق ہیں۔ عیسائیوں میں رہبانیت سنتِ عیسیٰ علیہ السلام کے طور پر اپنائی اور بعد میں یہ زنا کی صورت اختیار کر گئی۔ عیسائیت میں مذہبی پیشواؤں کا شادی نہ کرنا، اپنی شہوتِ نفس پر بے انتہا ضبط بہت کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام اس قسم کے غیر فطری ضبط کا انتہائی مخالف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی پادریوں کے جنسی اسکینڈل بہت گھناؤنے ہوتے ہیں۔

بائبل کے ناقابل عمل احکام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے: "شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لینے دے۔ اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے تو اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔"

(متی5:39تا41)

بتائیں! کونسے عیسائی اس حکم پر عمل پیرا ہیں ان عیسائیوں کا یہ عالم ہے کہ ایک عیسائی مر جائے تو ہزاروں مسلمانوں کا خون بہانے سے دریغ نہیں کرتے۔اس کی زندہ مثال ورلڈ ٹریڈ سنٹر ہے جسے یہودیوں نے گرایا اور الزام مسلمانوں پر لگا کر ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔

ایک دوسرا قول ہے:"اگر تیری دہنی آنکھ ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے۔کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔" (متی18:8-9)

آج تک کوئی ایسا عیسائی نہیں آیا جس نے آنکھ سے بدنگاہی کی ہو اور پھر بعد میں آنکھ ہی نکال دی ہو،ہاتھ کاٹ دیا ہو۔بے حیائی اور زنا کا عام ہونا عیسائیوں کی ہی ایجاد ہے۔یہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی صحیح معنوں میں محبت نہیں کرتے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایسی فلمیں بناتے ہیں جو صریح غیر اخلاقی اور بدنگاہی و بے حیائی پر مشتمل ہوتی ہیں۔

بائبل میں ہے کہ اگر کئی بھائی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک ان میں سے بے اولاد مر جائے تو اس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ نہ کرے بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے پاس جاکر اسے اپنی بیوی بنالے اور اس عورت کو جو پہلا بچہ ہو وہ اس آدمی کے مرحوم بھائی کے نام کا کہلائے۔اور اگر وہ آدمی اپنی بھاوج سے بیاہ کرنا نہ چاہے تو شہر کے بزرگ اس آدمی کو بلوا کر اسے سمجھائیں اور اگر وہ اپنی بات پر قائم رہے تو اس کی بھاوج بزرگوں کے سامنے جاکر اس کے پاؤں سے جوتی اتارے اور اس کے منہ پر تھوک دے اور یہ کہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کا گھر آباد نہ کرے اس سے ایسا ہی کیا جائے گا۔ (استثنا25:5-9)

عیسائیت کا یہ شرعی حکم عجیب و غریب ہے اور ناقابل عمل ہے۔اس قانون کے مطابق ایک شخص کی بھابھی چاہے جیسی بھی ہو انتہائی نافرمان ہو جب وہ بیوہ ہو جائے تو اس بھائی پر لازم ہے کہ وہ ایسی نافرمان ظالمہ عورت سے نکاح کرے۔

ایک اور شرمناک بدوی اور نا قابل عمل حکم یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی لڑکی سے شادی کرنے کے بعد اس پر کنوارانہ ہونے کا جھوٹا الزام لگائے تو اس لڑکی کا باپ اور ماں اس لڑکی کے کنوارے پن کے نشانوں کو اس شہر کے پھاٹک پر بزرگوں کے پاس لے جائیں اور اس لڑکی کا باپ بزرگوں سے کہے کہ میری بیٹی کے کنوارے پن کے نشان یہ موجود ہیں۔ پھر وہاں چادر کو شہر کے بزرگوں کے آگے پھیلا دیں۔ (استثنا22:17-13)

یہ بات نا قابلِ فہم ہے کہ جو شوہر لڑکی کو بدنام کرنے کے لئے اس پر غلط الزام لگارہا ہے وہ ثبوت والی چادر کیونکر لڑکی کے والدین کے ہاتھ لگنے دے گا؟ پھر والدین کا بچی کے نشانات لوگوں کو دکھانا حیا کے منافی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم شخصیت

اسلام کی خصوصیات میں سے بہت بڑی خصوصیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نور سے پیدا کیا، پوری کائنات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پیدا کیا، تمام انبیاء کا سردار بنایا، پچھلے نبیوں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کے لئے عہد لیا، پوری کائنات کے لئے رحمۃ اللعالمین بنایا، ان کو کثیر علم غیب عطا فرمایا، اختیارات عطا فرمائے اور حسن و جمال عطا فرمایا۔ اس کے علاوہ چند خصوصیات وہ بھی ہیں جن کو ایک غیر مسلم بھی عقلی طور پر دیکھے تو یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گا کہ حضور علیہ السلام واقعی تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ وہ چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

☆ حضور علیہ السلام کے علاوہ کسی بھی نبی کی قبر دنیا میں یقینی طور پر موجود نہیں ہے۔

☆ قرآن کی طرح حضور علیہ السلام کے ارشادات آج بھی محفوظ ہیں۔ ہزاروں احادیث راویوں سمیت آج بھی مستند کتب میں موجود ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو پیشین گوئیاں فرمائی تھیں ان کی تصدیق آج ہو رہی ہے اور آئندہ مزید ہوں گی۔

☆ حضور علیہ السلام نے جن باتوں کی دعا فرمائی ہے آج ہم ان دعاؤں کی قبولیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے

ہیں جیسے آپ نے دعا فرمائی کہ میری ساری امت پر عذاب نہ آئے، کوئی ظالم اسے ہلاک نہ کر دے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی کفار ممالک نے اتحاد کر کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کئے اور ان کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ حضور علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ میری قبر نہ پوجی جائے چنانچہ آج تک مسلمانوں میں کوئی ایسا فرقہ نہ آیا جو حضور علیہ السلام کی قبر کی عبادت کرتا ہوں۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام تمام عالم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام خاص قوم کی طرف بھیجے گئے۔ عیسائیت کی عالم گیر دعوت اور اشاعت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے منافی ہے کیونکہ ان کی بعثت خاص بنی اسرائیل کی طرف ہوئی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان ہے: "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (انجیل متی 24:15)

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب بارہ نقیب مقرر فرمائے اور ان کی مختلف علاقوں کی طرف دعوت و تبلیغ کے لیے روانہ فرمایا تو بطور خاص ان کی تلقین فرمائی "غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (انجیل متی 10-5:6)

غیر مسلموں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ صفات کا اقرار کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کے مسلمان تو قائل ہیں ہی لیکن کفار بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام غیر معمولی خصوصیات کے حامل تھے۔ چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

سر ولیم میور (Sir William Muir) لکھتا ہے:

A patriarchal simplicity pervaded his life. His custom was to do everything for himself. He disliked to say no. If unable to answer a petition in the affirmative, he preferred silence. He was not known ever to refuse an invitation to the house even of the meanest, nor to decline a proffered present,

however small.. ..He shared his food, even in times of adversity with others, and was sedulously solicitous for the personal comfort of every one about him A kindly and. benevolent disposition pervades all these illustrations of his character.

(Sir William Muir, The Life of Mohammed, p.512,Edinburge:john Grant 31 George iv. Bridge 1923)

ترجمہ: ایک بزرگانہ سادگی ان کی زندگی پر چھائی ہوئی تھی۔ ہر کام کو اپنے ہاتھ سے کرنا ان کا معمول تھا۔ کسی سوالی کو نہ کا جواب دینا انہیں ناپسند تھا۔ اگر کسی کی فریاد کا جواب اثبات میں نہ دے پاتے تو خاموشی کو ترجیح دیتے۔ یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی نے ان کو گھر آنے کی دعوت دی ہو اور انہوں نے انکار کیا ہو، خواہ دعوت دینے والا کتنا ہی کم حیثیت اور ادنیٰ درجے کا ہوتا۔ اسی طرح وہ کسی کا تحفہ قبول کرنے سے انکار نہ کرتے خواہ وہ کتنا ادنیٰ کیوں نہ ہوتا۔ مصیبت اور مشکل کے وقت بھی وہ اپنے دستر خوان پر کھانے کے لئے دوسروں کو بلا لیتے۔ وہ انہیں ہم نشینوں میں ہر ایک کے ذاتی آرام کا اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر خیال رکھتے۔ ان کی سیرت و کردار کے ہر گوشے میں ایک کریمانہ خوش مزاجی سایہ فگن تھی۔

معروف مغربی مفکر ایڈورڈ گبن Edward Gibbon اپنی تصنیف زوالِ سلطنتِ رومہ میں لکھتا ہے:

The good sense of Mohammad despised the pomp of royalty; the apostle of God submitted to the menial offices of the family; he kindled the fire, swept the floor, milked the ewes, and mended with his own hands his shoes and his woolen garment. Disdaining the penance and merit of a hermit, he observed without effect or vanity, the abstemious diet of an Arab soldier. On solemn occasions he feasted his companions with rustic and hospitable plenty. But in his domestic life many weeks would elapse without a fire being

kindled on the hearth of the Prophet. The interdiction of wine was confirmed by his example; his hunger was appeased with a sparing allowance of barley bread, he delighted in the taste of milk and honey, but his ordinary food consisted of dates and water.

(Edward Gibbon:The Decline and Fall of the Roman Empire, vol.9, p. 40,New York Defau&Company Publishers)

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اچھی افتادِ طبع شاہانہ شان وشوکت کو خاطر میں نہ لاتی تھی۔ خدا کے رسول کو روز مرہ گھریلو کام کرنے میں کوئی عار نہ تھی۔ وہ آگ جلا لیتے، فرش کی صفائی ستھرائی کر کے بکریوں کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے ہاتھ سے جوتوں کی مرمت کرتے اور اونی کپڑوں کو پیوند لگا لیتے۔ راہبانہ طرز زندگی کو مسترد کرتے ہوئے بغیر کسی لگی لپٹی اور دکھلاوے کے وہ ایک عرب سپاہی کی طرح سادہ غذا پر گزر بسر کرتے۔ سنجیدہ مواقع پر وہ اپنے ساتھیوں کی تواضع اور مہمان نوازی دیہاتی وافر کھانوں کی ضیافت کے ساتھ کرتے۔ لیکن گھریلو زندگی میں کئی کئی ہفتے گزر جاتے اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر چولہے میں آگ نہ جلائی جاتی۔ انہوں نے اپنے ذاتی عمل سے امتناعِ شراب کی تصدیق کی۔ فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتے اور اپنی بھوک جو کی روٹی سے مٹاتے، شہد اور دودھ سے لطف اندوز ہوتے لیکن ان کی معمول کی خوراک کھجور اور پانی پر مشتمل تھی۔

عیسائی پادری ولسن کیش (W. Wilson Cash) اپنی تصنیف The Expansion of Islam میں لکھتا ہے:

His life was very simple and primitive. He never assumed the garb of an eastern potentate. He was always accessible to his followers. (W.Wilson Cash: The Expansion of Islam, p. 14, London)

ترجمہ: ان کی زندگی انتہائی سادہ اور بے تصنع تھی۔ وہ کبھی بھی مشرقی حاکم اعلیٰ کا لباس زیب تن نہ کرتے۔ ان تک ہمیشہ ان کے پیروکاروں کی رسائی رہتی تھی۔

دیگر مذاہب کی کتب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان قرآن و حدیث میں تو واضح ہے ہی لیکن دیگر مذاہب کی بنیادی مذہبی کتب میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت اور آپ کی تشریف کا ذکر موجود ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان مذاہب کے پیروکاروں کی تحریف سے محفوظ رکھی ہیں۔ دور حاضر کے چند اہم مذاہب، یہودیت، نصرانیت، ہندوازم، بدھ مت اور زرتشت کی کتب میں مذکوران مقامات کا جائزہ لیا ہے، جن کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ فقط دیگر مذاہب پر اتمام حجت کے لیے ہے ورنہ اسلامی نظریات کی روشنی میں ہندوازم، بدھ مذہب دین سماوی نہیں ہیں لہٰذا ان کے مذاہب میں اگر کوئی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں ملنا شرعا یہ ثابت نہیں کرتا کہ ان پر کوئی آسمانی کتب نازل ہوئی تھیں جن میں حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر ہو۔ لیکن چونکہ وکیپیڈیا اور دیگر کتب میں اس موضوع پر لکھا جاتا ہے اس لیے یہاں انجیل، وکیپیڈیا اور دیگر جگہوں سے مختصر اکلام پیش کیا جاتا ہے:

☆**تورات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر:** حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کا نام یہود ہے۔ ان کی مذہبی کتاب، جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب کیا جاتا ہے وہ تورات یا عہد نامہ قدیم ہے۔ تورات میں متعدد مقامات پر نہایت واضح الفاظ میں ایک آنے والے نبی کا ذکر موجود ہے چنانچہ مذکور ہے: "میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور وہ انھیں وہ سب کچھ بتائے گا جس کا میں اسے حکم دوں گا۔ اگر کوئی شخص میرا کلام جسے وہ میرے نام سے کہے گا، نہ سنے گا تو میں خود اس سے حساب لوں گا۔" (استثناء18:18)

عیسائی یہ دعویٰ کرتے ہے کہ یہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کی طرح تھے کیونکہ حضرت موسی بھی اسرائیلی تھے اور حضرت عیسی بھی اسرائیلی تھے۔ حضرت موسیٰ بھی پیغمبر اور حضرت عیسیٰ بھی پیغمبر تھے۔

عیسائیوں کا یہ استدلال غلط ہے۔ اگر اس پیشین گوئی کو پورا کرنے کیلئے یہی دو اصول ہیں تو پھر بائبل میں ذکر

کیے گئے تمام پیغمبر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے مثلاً حضرت سلیمان، حزِ قیل، دانیال، یحیٰ علیہم السلام وغیرہ سب اسرائیلی بھی تھے اور پیغمبر بھی۔ در حقیقت یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔ کیونکہ دونوں یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام کے ماں باپ تھے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزانہ طور پر مرد کے مداخلت کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔ دونوں نے شادیاں کی اور ان کے بچے بھی تھے جبکہ بائبل ہی کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام نے شادی نہیں کی اور نہ ہی اُن کے بچے تھے۔ دونوں کا فطرتی طور پر وصال ہوا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اُٹھالیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم کے دو بیٹے تھے، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام، عرب اسماعیل کے اولاد میں سے ہے اور یہودی اسحاق کے اولاد میں سے ہیں، یوں اس اعتبار سے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نسبت بنتی ہے۔

☆**انجیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر:** انجیل عیسائی مذہب کی کتاب ہے۔ اسے عہد نامہ جدید بھی کہتے ہیں۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کی جاتی ہے۔ یہ کتاب اپنی اصل حالت میں نہیں لیکن تحریف شدہ انجیل میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک خصوصی طور پر، اناجیل میں جو نام مبارک "فارقلیط" استعمال ہوا ہے اس کے معنی احمد یا محمد کے ہیں۔ انجیل یوحنا، باب 14 میں ایک آنے والے کی بشارت ان الفاظ میں ہے: اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا "فارقلیط" بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا۔ (انجیل یوحنا 16:14)

اس سے آگے اس طرح ہے: لیکن وہ "فارقلیط" جو روح القدس ہے، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب چیزیں سکھائے گا اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے کہی ہیں تمہیں یاد دلائے گا۔ (انجیل یوحنا 26:14)

فارقلیط لفظ عبرانی یا سریانی ہے، جس کے لفظی معنی ٹھیک محمد اور احمد کے ہیں۔ یونانی کے قدیم تراجم میں اس کا ترجمہ پری کلائٹس (Periclytos) کے معنی ہے۔ یوحنّا کی کتاب آیت میں یونانی لفظ پری کلیٹاس (Peraclytos) کا انگریزی میں ترجمہ (comforter) کم فرٹر یعنی مددگار لفظ سے کیا گیا ہے۔ حالانکہ (Peraclytos) کے معنی ہے وکیل یا ایک مہربان دوست۔ اسکا مطلب مددگار نہیں ہے۔ عیسائی اور مسلمان علماء

کے درمیان اس لفظ کی تحقیق پر سینکڑوں برس سے مناظرہ قائم ہے اور مسلمان علماء نے خود قدیم عیسائی علماء کی تحریروں سے یہ ثابت کیا ہے کہ صحیح لفظ "پری کلائٹس" ہے۔سب سے زیادہ سیدھی بات یہ ہے کہ یہ فقرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے نکلے تھے، ان کی زبان سریانی آمیز عبرانی تھی، یونانی نہ تھی، اس لیے جو لفظ ان کی زبان سے نکلا ہو گا وہ عبرانی یا سریانی ہو گا، اس لیے یہ بالکل صاف ہے کہ انہوں نے فارقلیط کا لفظ کہا ہو گا، جو احمد یا محمد کا مترادف ہے۔

بعض عیسائی یہ کہتے ہے کہ لفظ مددگار (Comforter) جس کا ذکر ان پیشین گوئیوں میں کیا گیا ہے، یہ روح لقدس یا روحِ مقدس (Holy spirit) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ لیکن یہ اس بات کو سمجھنے میں ناکام ہو گئے ہے کیونکہ پیشین گوئی میں یہ صاف ذکر ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام اس دنیا سے چلا جائے گا تب مددگار (Comforter) آئے گا۔ حالانکہ بائبل (Bible) یہ بتاتی ہے کہ روح القدس تو پہلے سے زمین پر موجود تھا عیسی کے زمانے میں بھی اور اس سے پہلے بھی۔ وہ اِلیزبِت (Elizabeth) کے رحم میں موجود تھا اور دوبارہ جب حضرت عیسی کی بپتسمہ یا اصطباغ (Baptism) کی جارہی تھی، وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح یہ پیشین گوئی صرف اور صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے اور صرف اسی کا ذکر کرتی ہے۔

انجیل برناباس جس مقدس فرد کے نام سے منسوب ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک حواری یوسف برناباس ہیں۔ اس کتاب میں کئی ایسی باتیں تھیں جس سے اسلام کی حقانیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت تھا۔ انجیل برناباس کی صحت و صداقت پر عیسائی حلقے معترض ہیں، جن کا اسلامی سکالرز نے رد کیا ہے۔

ایک حقیقی واقعہ پیش کیا جارہا ہے جس میں ایک پادری "فارقلیط" نام کی تحقیق و تصدیق کے بعد مسلمان ہو گیا تھا۔ کتاب "دعوت اسلام" ٹی ڈبلیو آرنلڈ، جو کہ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کے پروفیسر بھی رہے، نے لکھی ہے، آرنلڈ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے اور آخر تک عیسائی ہی رہے۔ یہ اردو ترجمہ ان کی کتاب

The preaching of Islam

کا ہے، ملاحظہ فرمائیں: جن لوگوں نے مبلغین کی کوشش کے بغیر خود بخود اسلام اختیار کیا ان میں سب سے زیادہ عجیب و غریب اور مفصل حال ایک پادری کا ہے جو ایک مناظرے کی کتاب "**تحفة الاریب فی الرد علی اہل الصلیب**" میں مذکور ہے۔ اس کتاب کو اس پادری نے مسلمان ہونے کے بعد عبداللہ بن عبداللہ کے نام سے 1440ء میں مسیحی مذہب کی تردید اور اسلام کی حمایت میں لکھا تھا۔ کتاب کے دیباچے میں اس نے اپنی زندگی کے حالات لکھے ہیں جس میں مذکور ہے کہ وہ ایک بہت بڑے پادری کی صحبت میں رہا۔ ایک دن طالب علم آپس میں بیٹھے مختلف علمی مسائل پر بحث کرنے لگے یہاں تک کہ مباحثے کے دوران میں خدا کے اس کلام کا ذکر آیا جو اس کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوا تھا کہ "میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام فارقلیط (جس کا عربی ترجمہ احمد ہے) ہو گا" اس کلام پر دیر تک گرما گرم بحث ہوتی رہی، مگر کوئی بات فیصلہ نہ ہو سکا اور آخر کار مجلس برخاست ہو گئی۔ جب اس نے استاد سے اس مسئلہ کی بات کی تو یہ سن کر بوڑھا پادری رونے لگا اور کہا: اے فرزند! تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ "فارقلیط" پیغمبر اسلام (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک نام ہے اور یہ وہی پیغمبر (پاک) ہیں جن پر وہ چوتھی کتاب نازل ہوئی جس کا اعلان دانیال نبی کی زبان سے ہوا تھا۔ پیغمبرِ اسلام کا دین یقیناً سچا دین ہے اور اس کا مذہب وہی شان دار اور پر نور مذہب ہے جس کا ذکر انجیل میں آیا ہے۔

☆**ہندو مذہب کی کتابوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر:** ہندو مذہب اگرچہ، مختلف النوع بتوں، دیویوں اور دیوتاوں پر مشتمل بت پرستی کے عقائد باطلہ سے بھرپور ہے، لیکن اس کی مذہبی کتب ویدوں میں کئی مقامات پر ایسی حکیمانہ باتیں اور آخری زمانے میں آنے والی ایک ایسی شخصیت کا ذکر موجود ہے، جس کی علامتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پر پوری نہیں اترتی ہیں۔ آپ علیہ السلام کا ذکر ان کی کتب بھگود گیتا، وید اور اُپنشد وغیرہ میں کیا گیا ہے۔ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر رگ وید میں کیا گیا ہے، اور آپ کا نام سوشارما بتایا گیا ہے۔ اور سوشارما سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہے، تعریف کیا گیا (شخص)۔ اور عربی میں اس کا مطلب بنتا ہے، محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

وید کی 4 اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں: 1 رگ وید، 2 یجر وید، 3 سام وید، 4 اتھر وید۔ ان ویدوں کا انداز یہ ہے

کہ وہ کسی شخصیت (عموماً دیوتا اور کبھی کبھی انسان) کو منتخب کر کے اسے ایک یا چند ایک بار مخاطب یا ذکر کرتی ہے، اس کے اوصاف اور خوبیاں بیان کرتی ہے اور کبھی کبھی مصائب و مشکلات کے دفعیہ کے لئے اسے پکارتی ہے۔ ایک ایسا لفظ جو ایک شخصیت کے متعلق چاروں ویدوں میں اور بالخصوص اتھر وید میں سب سے زیادہ استعمال ہوا ہے وہ ہے نراشنس۔ نراشنس سنسکرت زبان کا لفظ ہے جو در حقیقت دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ ایک لفظ "نر" جس کا معنی انسان۔ دوسرا لفظ "اشنس" جس کا مطلب ہے جس کی کثرت سے تعریف کی جائے۔ دونوں کو ملا کر پڑھیں تو مطلب بنتا ہے وہ انسان جس کی تعریف کی گئی ہو اور یہی مطلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

اسی اتھر وید میں 14 منتر ہیں جو کانڈ 20، سوکت 127، منتر 1 تا 14 پر مشتمل ہیں آیئے ان میں سے صرف 3 منتروں کو دیکھتے ہیں۔ ایک منتر کے بعد اس کا مطلب واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی:

1۔ لوگو! احترام سے سنو! نراشنس کی تعریف کی جائے گی۔ ہم اس مہاجر۔۔۔ یا امن کے علمبر دار کو ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے درمیان محفوظ رکھیں گے۔

تشریح: احترام سے سننے کی جو تاکید یہاں ہے وہ ویدوں میں کم ہی پائی جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ متعلقہ شخصیت عظیم ہے۔ نراشنس کا مطلب آپ پہلے ہی جان چکے ہیں یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ اس منتر کے دوسرے مصرع میں مہاجر اور امن کے علمبر دار کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی جو انبیاء کرام کی تاریخ کا سب سے مشہور واقعہ ہے۔ اوس و خزرج کے درمیان سو سال سے رہ رہ کر جاری جنگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت ہی ختم ہوئی تھی اور ان میں بھائی چارے کی فضاء قائم ہوئی تھی۔ جو صرف اور صرف امن کا علمبر دار ہی کر سکتا ہے۔ آخری مصرع میں دشمنوں کی تعداد کا ذکر ہے۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس وقت کے دشمنوں کی تعداد کا اندازہ لگائیں تو وہ اس تعداد کے عین مطابق ہے۔

2۔ اس کی سواری اونٹ ہو گا اور اس کی بارہ بیویاں ہوں گی۔ اس کا درجہ اتنا بلند اور سواری اتنی تیز ہو گی کہ وہ آسمان کو چھوئے گی، پھر اتر آئے گی۔

تشریح: آپ علیہ السلام کی سواری اونٹ تھا اور آپ کی بیویوں کی تعداد بعض روایتوں کے مطابق بارہ تھی۔ دوسرے مصرع میں آسمان پر جانے اور آنے کا ذکر موجود ہے تو معراج کا واقعہ اس پر کتنا پورا آتا ہے اور وہ سواری براق تھی۔

3۔ وہ دنیا کا سردار جو دیوتا ہے، سب سے افضل انسان ہے۔ سارے لوگوں کا راہنما اور سب قوموں میں معروف ہے۔ اس کی اعلیٰ ترین تعریف و ثناء گاؤ۔

تشریح: اس منتر میں دیوتا کے علاوہ بقیہ باتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی صفات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ حدیث میں آپ کو سید ولد آدم یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار کہا گیا ہے۔ آپ اس قدر پاکیزہ اخلاق و کردار کے مالک تھے کہ بدترین دشمن بھی آپ کو صادق اور امین جیسے القابات سے یاد کرتے تھے۔ سارے لوگوں کا راہنما سے مراد آپ علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ انبیاء و رسل خاص قوموں کی طرف اللہ عزوجل نے بھیجے جبکہ آپ کو تمام اولاد آدم کی طرف بھیجا گیا۔ آپ کو تمام قوموں میں معروف بتایا گیا سے مراد یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے متعلق پیشن گوئیاں ہر مذہب میں ہونگیں۔ یہ بات صرف اور صرف محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری اترتی ہے۔ آخری بات اس کی بہترین تعریف گاؤ۔ لفظاً حکم ہے لیکن حقیقتاً خبر ہے۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی مدح و ثناء کی گئی ہے مسلم قوم کے علاوہ دوسری قوموں نے اپنے انبیاء کی بھی اس قدر مدح و ثناء نہیں کی۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی آپ علیہ السلام کی مدح کرنا اور تب سے لے کر آج تک آپ علیہ السلام کی شان میں نعتیں لکھنا اور پڑھنا سعادت سمجھا جاتا ہے اور اس پر آپ کو مسلم و غیر مسلم شاعروں کے دیوانوں پر دیوان مل سکتے ہیں۔

ہندو مذہب کی کتب میں ایک لفظ "کالکی اوتار" کا ذکر ہے جس میں ایک شخص کے آنے کی پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ حال ہی میں ایک ہندو نے کتاب لکھی جس میں اس نے کالکی اوتار سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات لی ہے اور اسے ہندوؤں کی کتابوں سے ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کے شائع ہوتے ہی اخبارات و انٹرنیٹ پر کئی آرٹیکل لکھے گئے۔ ایک آرٹیکل ملاحظہ ہو:

بھارت میں شائع ہونے والی کتاب

"Muhammad.. In The Hindu Scriptures"

(جس کا اردو ترجمہ "کالکی اوتار" کے نام سے شائع کیا گیا) نے دنیا بھر میں ہلچل مچادی ہے۔ اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں جس "کالکی اوتار" یعنی آخری اوتار کا تذکرہ ہے وہ آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ ہیں۔

اس کتاب کا مصنف اگر کوئی مسلمان ہوتا تو شاید وہ اب تک جیل میں ہوتا اور اس کتاب پر پابندی لگ چکی ہوتی، مگر اس کے مصنف "پنڈت وید پرکاش" برہمن ہندو ہیں اور الہ آباد یونیورسٹی سے وابستہ ہیں۔ وہ سنسکرت کے معروف محقق اور اسکالر ہیں۔ انہوں نے اپنی اس تحقیق کو ملک کے آٹھ مشہور معروف محققین پنڈتوں کے سامنے پیش کیا، جو اپنے شعبے میں مستند گردانے جاتے ہیں۔ ان پنڈتوں نے کتاب کے بغور مطالعے اور تحقیق کے بعد یہ تسلیم کیا ہے کہ کتاب میں پیش کیے گئے حوالہ جات مستند اور درست ہیں۔

انہوں نے اپنی تحقیق کا نام "کالکی اوتار" یعنی تمام کائنات کا راہنمار کھا ہے۔ ہندوؤں کی اہم مذہبی کتب میں ایک بڑے راہنما کا ذکر ہے جسے "کالکی اوتار" کا نام دیا گیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ اس سے مراد محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں جو مکہ میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ تمام ہندو جہاں کہیں بھی ہوں ان کو کسی کالکی اوتار کا مزید انتظار نہیں کرنا، بلکہ محض "اسلام قبول کرنا ہے" اور آخری رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نقش قدم پر چلنا ہے جو بہت پہلے اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔

اپنے اس دعوے کی دلیل میں پنڈت وید پرکاش نے ہندوؤں کی مذہبی کتاب "وید" سے مندرجہ ذیل حوالے دلیل کے ساتھ پیش کیے ہیں:

1: "وید" کتاب میں لکھا ہے کہ "کالکی اوتار" بھگوان کا آخری اوتار ہوگا جو پوری دنیا کو راستہ دکھائے گا۔ ان کلمات کا حوالہ دینے کے بعد پنڈت وید پرکاش یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معاملے میں درست ہو سکتا ہے۔

2: "وید" کی پیش گوئی کے مطابق "کالکی اوتار" ایک جزیرے میں پیدا ہوں گے اور یہ عرب علاقہ ہے

جیسے جزیرۃ العرب کہا جاتا ہے۔

3: ہند و مذہبی کتاب میں لکھا ہے کہ "کالکی اوتار" کے والد کا نام "وشنو بھگت" اور والدہ کا نام "سومانب" ہو گا۔ سنسکرت زبان میں "وشنو" اللہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور "بھگت" کے معنی غلام اور بندے کے ہیں چنانچہ عربی زبان میں "وشنو بھگت" کا مطلب اللہ کا بندہ یعنی "عبد اللہ" ہے۔ اور "سومانب" کا مطلب امن ہے جو کہ عربی زبان میں "آمنہ" ہو گا اور محمد (صلی للہ علیہ وسلم) کے والد کا نام عبد للہ اور والدہ کا نام آمنہ ہے۔

4: وید کتاب میں لکھا ہے کہ "کالکی اوتار" زیتون اور کھجور استعمال کرے گا۔ یہ دونوں پھل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھے۔

5: وہ اپنے قول میں سچا اور دیانت دار ہو گا.. مکہ میں محمد (صلی للہ علیہ وسلم) کے لئے صادق اور امین کے لقب استعمال کیے جاتے تھے۔

6: "وید" کے مطابق "کالکی اوتار" اپنی سرزمین کے معزز خاندان میں سے ہو گا اور یہ بھی محمد (صلی للہ علیہ وسلم) کے بارے میں سچ ثابت ہوتا ہے کہ آپ قریش کے معزز قبیلے میں سے تھے جس کی مکہ میں بے حد عزت تھی۔

7: ہماری کتاب کہتی ہے کہ بھگوان "کالکی اوتار" کو اپنے خصوصی قاصد کے ذریعے ایک غار میں پڑھائے گا۔ اس معاملے میں یہ بھی درست ہے کہ محمد (صلی للہ علیہ وسلم) مکہ کی وہ واحد شخصیت تھے جنہیں اللہ تعالی نے غارِ حرا میں اپنے خاص فرشتے جبرائیل کے ذریعے تعلیم دی۔

8: ہمارے بنیادی عقیدے کے مطابق بھگوان "کالکی اوتار" کو ایک تیز ترین گھوڑا عطا فرمائے گا جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور سات آسمانوں کی سیر کر آئے گا۔ محمد (صلی للہ علیہ وسلم) کا "براق پر معراج کا سفر" کیا یہ ثابت نہیں کرتا؟

9: ہمیں یقین ہے کہ بھگوان "کالکی اوتار" کی بہت مدد کرے گا اور اسے بہت قوت عطا فرمائے گا۔ ہم

جانتے ہیں کہ جنگ بدر میں اللہ نے محمد (صلی للہ علیہ وسلم) کی فرشتوں سے مدد فرمائی۔

10: ہماری ساری مذہبی کتابوں کے مطابق "کالکی اوتار" گھڑ سواری، تیر اندازی اور تلوار زنی میں ماہر ہو گا۔ پنڈت وید پرکاش نے اس پر جو تبصرہ کیا ہے وہ اہم اور قابل غور ہے! وہ لکھتے ہیں کہ گھوڑوں، تلواروں اور نیزوں کا زمانہ بہت پہلے گزر چکا ہے۔ اب ٹینک، توپ اور مزائل جیسے ہتھیار استعمال میں ہیں لہٰذا یہ عقل مندی نہیں ہے کہ ہم تلواروں، تیروں اور برچھیوں سے مسلح "کالکی اوتار" کا انتظار کرتے رہیں، حقیقت یہ ہے کہ مقدس کتابوں میں "کالکی اوتار" کے واضح اشارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ہیں جو ان تمام حربی فنون میں کامل تھے۔

(http://www.hamariweb.com/articles/article.aspx?id=7805)

نوٹ: اسلام میں ہر گز اوتار کا تصور موجود نہیں کیونکہ ہندو مذہب کے مطابق اوتار لفظ "اوترنا" سے ہے جس کے معنی خدا کا ظہور یا اس کی طرف سے تنزل ہے۔ اس عقیدے کے مطابق خدا نیک لوگوں کی مدد، دھرم کی قیام اور برائی کے خاتمہ و بیخ کنی کے لئے اکثر لباس بشری و حیوانی میں دنیا میں آتا ہے۔ اس کے لئے خدا کوئی بھی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ جبکہ اسلام میں یہ نظریہ بالکل باطل بلکہ کفر ہے۔ لہٰذا پنڈت وید پرکاش کی تصنیف کو ہندو مذہب کے باطل ہونے پر تو پیش کیا جا سکتا لیکن اسلامی نقطہ نظر سے اسے دلیل بنانا درست نہیں۔

☆ **بدھ مت کی تعلیمات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر:** جس طرح باقی مذاہب میں ایک آنے والی عظیم الشان ہستی کے بارے میں پیش گوئیاں موجود ہیں، جو آخری زمانے میں آئے گی، اسی طرح بدھ مت کی تعلیمات میں بھی ایسی شخصیت کے بارے میں بتایا گیا ہے جس کی علامات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور پر پوری نہیں اترتیں۔۔ لفظ بدھ، بدھی سے ہے جس کا معنیٰ عقل و دانش ہے۔

چکاوتی سنہنا دستّانتا میں پیش گوئی: دنیا میں ایک بدہامایتریّا (سخی) کے نام سے ظاہر ہو گا، ایک مقدّس (انسان)، ایک عالی شان (انسان)، ایک روشن فکر، حکمت سے نوازہ ہوا انسان، مبارک (انسان) جو کائنات کو سمجھے گا۔

(چکاوتی سنہنادستّانتا 3 : 76)

انجیل بدہا، کارس کے تصنیف کردہ کے صفحہ 218۔217 کے مطابق (جو سری لنکا کے منابع سے لیا گیا ہے۔) انندا نے مبارک انسان سے فرمایا، آپ کے جانے کے بعد کون ہمیں تعلیم دے گا؟ مبارک انسان نے جواب دیا، میں پہلا بدہا نہیں ہوں جو روئے زمین پر آیا اور مناسب وقت میں ایک اور بدہا روئے زمین میں ابھرے گا، ایک مقدّس (انسان)، ایک روشن فکر (انسان)، چال چلن میں حکمت سے نوازہ ہوا (انسان)، مبارک (انسان)، کائنات کو جاننے والا، انسانوں کا بے نظیر راہنما، فانی (مخلوق) اور فرشتوں کا آقا۔ وہ آپ کے سامنے وہی ابدی حق آشکارہ کرے گا، جس کی میں نے آپ کو تعلیم دی ہے۔ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے گا، جو اپنے ابتدا، میں بھی عالی شان ہو گی، اپنے عروج میں بھی عالی شان ہو گی، اپنے مقصد میں بھی عالی شان ہو گی۔ وہ ایک مذہبی زندگی کی تشہیر کرے گا، جو خالص اور کامل ہو گی جیسا کہ میں (اپنے مذہب) کی تشہیر کرتا ہوں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہو گی جبکہ میرے (شاگردوں کی تعداد) سینکروں میں ہیں۔ انندا نے کہا کہ ہم اس کو کس طرح پہنچانے گے؟ مبارک انسان نے جواب دیا، وہ مایتریا کے نام سے جانا جائے گا۔ (انجیل بدھا، تصنیف: کارس، صفحات 218۔217)

سنسکرت زبان کے لفظ مایتریا کا معنی ہے: پیار کرنے والا، رحمدل، نرمدل اور سخی (انسان)۔ اس کے اور معنی بھی ہیں مثلا رحم کرنا اور دوستی، ہمدردی وغیرہ۔ عربی زبان کا ایک لفظ جو ان سارے لفظوں کے برابر ہے، وہ ہے لفظ رحمت۔ قران مجید کے سورہ الانبیا میں ہے۔ ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

☆**حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زرتشت کی تعلیمات میں:** قدیم ترین ایرانی مذہب مجوسیت، جس کے بانی زرتشت (یا زردشت) ہیں اور ان کی مذہبی کتاب کا نام "اوستا" ہے۔ اس کتاب میں بھی ایک آنے والی ہستی کی پیش گوئیاں موجود ہیں۔ زند اوستا میں ہے: "جس کا نام فاتح سوی شنت ہو گا اور جس کا نام استوت ایریٹا ہو گا۔ وہ سوی شنت (رحم کرنے والا) ہو گا کیونکہ وہ ساری مادی مخلوقات کے لیے رحمت ہو گا۔ وہ استوت۔ ایریٹا (وہ جو عوام اور مادی مخلوقات کو سرخرو کرے گا) ہو گا۔ کیونکہ خود مثل مادی مخلوقات اور زندہ انسان کے وہ مادی مخلوقات کی تباہی کے خلاف کھڑا ہو گا اور دوپائے مخلوق (یعنی انسان) کے نشے کے خلاف کھڑا ہو گا۔ اور ایمان داروں (بت پرست اور اس جیسے لوگ، اور مجوسوں کے غلطیوں) گناہوں کے خلاف کھڑا ہو گا۔"

(زند اوستا، فروردین یاشت، 28 :129، مشرق کی کتب مقدسہ، جلد 23، زند اوستا، حصّہ دوم، صفحہ 220)

یہ پیش گوئی جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے کسی اور پر راست نہیں آتی۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نہ صرف فتح مکہ (کے روز) فاتح تھے بلکہ رحیم بھی تھے جبکہ آپ نے اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف کر دیا، آج آپ سے کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ سوی شنت کے معنی ہے، تعریف کیا گیا۔ بحوالہ ہیسٹنگ انسائی کلوپیڈیا، جس کا عربی میں ترجمہ بنتا ہے، محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔

استوت ایریٹا لفظ استو سے اخذ کیا گیا ہے جس کا سنسکرت اور زندی زبانوں میں معنی ہے تعریف کرنا۔ اور موجودہ فارسی زبان میں فعل ستودن تعریف کرنے کو کہتے ہے۔ اس کو فارسی کے لفظ ایستادن سے بھی اخذ کیا جاسکتا ہے جس کے معنی ہے، کھڑا ہونا۔ اس لیے استوت ایریٹا کے معنی ہے، وہ جس کی تعریف کی گئی ہو۔ جو ہو بہو عربی لغت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے۔ (لہٰذا) یہ پیش گوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ناموں محمد اور احمد کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ پیش گوئی مزید یہ کہتی ہے کہ وہ مادی دنیا کے لیے رحمت ہو گا۔ اور قران اس بات کی گواہی دیتا ہے سورۃ الانبیاء سورۃ نمبر 21 آیت 107: ہم نے آپ کو پوری انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا تقدس: زند اوستا کے زمیاد یاشت میں درج ہے: "اور اس کے دوست (صحابہ) سامنے آئیں گے، استوت ایریٹا کے دوست، جو شیطان کو ہرانے والے، اچھی سوچ رکھنے والے، اچھا بولنے والے، اچھے اعمال والے، اور اچھی قانون کی پابندی کرنے والے اور جنکی زبانیں باطل و جھوٹ کا ایک حرف بھی بولنے کے لیے کبھی بھی نہیں کھلیں۔"

(مشرق کی کتب مقدسہ، جلد 23، زند اوستا، حصہ دوم، صفحہ 308، زند اوستا، زمیاد یاشت، 95:16)

یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استوت ایریٹا کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے دوستوں کا ذکر مثل ہم نواوؤں کے کیا گیا ہیں جو باطل کے خلاف لڑیں گے۔ جو بہت نیک اور مقدس بندے ہونگے جو اچھے اخلاق رکھتے ہونگے اور ہمیشہ سچ بولیں گے۔ یہ صحابہ کے لیے ایک واضح حوالہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔

دساتیر میں ذکر کی گئی پیش گوئی کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ زرتشتی لوگ اپنے مذہب کو ترک کر دیں گے اور بدکار ہو جائینگے تو (سرزمین) عرب میں ایک شخص نمودار ہو گا، جنکے پیروکار فارس کو فتح کر لیں گے اور جاہل فارسی لوگوں کو مغلوب کر دینگے۔ اپنے عبادت خانوں میں وہ آگ کی پرتش کی بجائے کعبہ ابراھیم کی طرف منہ کر کے عبادت کرینگے۔ جو سارے بتوں سے پاک کیا جائے گا۔ یہ (پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ) ساری دنیا کے لیے رحمت ہوں گے۔ یہ فارس، مدین، توس، بلخ، زرتشتی قوم کے مقدس مقامات اور آس پاس کے علاقوں کے آقا بنیں گے۔ ان کا پیغمبر ایک بلیغ انسان ہو گا جو معجزاتی باتیں کریگا۔ یہ پیش گوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہونگے اسکا ذکر بند احش کی کتاب میں کیا گیا ہے کہ سوی شنت آخری پیغمبر ہو گا۔ (بنداحش، 30:27۔6)

جس کا مطلب یہ ہے کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہو گا۔ قرآن، سورۃ احزاب میں اسکی تصدیق کرتی ہیں: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

(محمد کا ذکر بڑے مذاہب کی کتابوں میں/https://ur.wikipedia.org/wiki)

ضابطہ حیات

دین اسلام ہر زمان و مکان کے ہر جن و انس کے لیے مکمل دستور حیات ہے جو زندگی کے تمام معاملات میں انسان کو اچھائی اور برائی، نیکی و بدی اور حقوق فرائض کا شعور بخشتے ہوئے امن و سلامتی اور انسانی ترقی کی ضمانت فراہم کرتا اور ظاہری و باطنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے۔ توحید خالص اسکی بنیاد اور اخلاق حسنہ اس کی پہچان۔ یہ رنگ نسل، ذات برادری، طاقت و دولت حسب و نسب اور شاہ و ایاز کی بنیاد پر برتری کا قائل نہیں، اس میں افضلیت کا مدار تقوی ہے۔ یہ انسان کی فطری نشو نما اور اللہ تعالی سے عبد و معبود کے خالص تعلق کو قائم و مضبوط کرتا ہے۔ اسلام ہمیں تقوی، وفا شعاری، امانت دیانت، مروت، حیا و شرافت پاکیزگی اور اچھے اخلاق کا درس دیتا ہے۔

دیگر مذاہب کی تعلیمات بہت محدود ہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل، قیامت، جنت و دوزخ وغیرہ کے متعلق عقائد بھی واضح نہیں۔ بائبل یا انجیل عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے جسے وہ الہامی قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ بیشتر تحریفات اور ذاتی خواہشات پر مبنی تحریریں ہیں۔ لفظ بائبل خود بائبل کی کتابوں میں بھی کبھی نہیں آیا ہے۔ جبکہ قرآن کا لفظ خود قرآن پاک میں موجود ہے۔ جدید عہد نامے کی چار انجیلیں دراصل عیسائیوں کی اصل انجیلیں ہیں جنہیں وہ شناخت کی خاطر گوسپلز کہتے ہیں۔ یہ انجیلیں انسانی زندگی کے ہر شعبے سے مجموعی طور پر بحث نہیں کرتی ہیں۔ گوسپلز میں اہم مضامین مثلاً معیشت، طبعیات، خاندان اور معاشرے، توالد و تناسل، نباتات، ارضیات اور کائنات وغیرہ کے بارے میں بہت سرسری سا بیان ہے جس میں بذات خود بہت سی جگہوں پر باہمی تصادم ہے۔

گوسپلز اپنے موضوعات کے اعتبار سے بہت محدود کتابیں ہیں جن کی بنیاد پر آج کوئی دنیاوی و دینی لائحہ عمل ترتیب نہیں دیا جاسکتا۔ جبکہ اسلام ہمیں پیدائش سے لے کر موت اور مرنے کے بعد کے احکام کی واضح تعلیم دیتا ہے اور یہ تعلیمات مسلمانوں کی خود ساختہ نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اسلام نے انسان کی اخلاقی ترقی کے ساتھ معاشرتی فلاح کی تعلیمات دیں۔ عقائد و نظریات، حلال و حرام کے احکامات بتلانے کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کے طریقے یہاں تک کہ قضائے حاجت کا بھی طریقہ بتایا۔ مسلم شریف اور مسند احمد کی حدیث پاک ہے ''عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ، وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ: إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ. قُلْتُ: (أَجَلْ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِي بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ»)'' ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بعض مشرکوں نے مذاقاً کہا کہ ہم تمہارے صاحب (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھتے ہیں کہ تم کو پاخانہ کرنا تک سکھاتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں (ہمیں حضور علیہ السلام نے اس کے بارے میں بھی تعلیمات ارشاد فرمادی ہیں) ہمیں حضور علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ قبلہ کو منہ نہ کریں اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کریں اور تین پتھروں سے کم پر کفایت نہ کریں اور نہ ہی گوبر اور ہڈی سے استنجاء کریں۔

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الاستطابة، جلد1، صفحہ224، حدیث262، دار إحياء التراث العربي، بيروت* مسند الإمام أحمد بن حنبل، تتمة مسند الانصار، حديث سلمان الفارسی، جلد39، صفحہ108، حدیث23703، مؤسسة الرسالة، بيروت)

مشرک نے مذاق اڑاتے ہوئے یہ کہا تھا لیکن صحابیِ رسول حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکیمانہ جواب دیتے ہوئے اس طنزیہ مذاق کو قابل فخر ثابت کرتے ہوئے مشرک کو لاجواب کرتے ہوئے کہا کہ ہاں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ہمیں رب تعالیٰ کی بندگی کرنا سکھایا، اخلاق و معاشرہ کی تربیت کر کے ہمارے باطن کو پاک کیا وہاں ظاہری پاکی کا طریقہ بھی بتایا اور ہمیں ایک مکمل ضابطہ حیات دے دیا۔

...باب دوم: محاسنِ اسلام...

اسلام جس طرح اپنی خصوصیات کے سبب دیگر مذاہب پر فائق ہے یونہی دین اسلام میں ایسے کئی محاسن (خوبیاں) پائے جاتے ہیں جس کے سبب یہ دیگر ادیان سے ممتاز ہے۔ دیگر مذاہب میں یہ محاسن یا تو ہے ہی نہیں اگر کسی حد تک ہیں تو اسلام کی طرح کامل نہیں۔ چند محاسن اسلام پیش خدمت ہیں:

دنیا میں تیزی سے پھیلنے والا دین

گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق اس وقت پوری دنیا میں لوگوں کے قبولِ اسلام کرنے کے اعتبار سے سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز عرب کی سرزمین پر ہی ہوا تھا لیکن 2002ء کے اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا کے 80 فیصد سے زائد مسلمانوں کا تعلق غیر عربی ممالک سے تھا۔ 1990ء تا 2002ء کے درمیانی عرصہ میں قریبا 2.5 ملین لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ 1990ء میں پوری دنیا میں 935 ملین لوگ مسلمان تھے اور 2000ء میں یہ تعداد 1.2 بلین تک پہنچ گئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس وقت پوری دنیا میں ہر پانچ میں سے ایک فرد مسلمان تھا۔ 2009ء کی ایک امریکی رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں قریبا 1.57 بلین مسلمان موجود ہیں۔ جن میں سے 60 فیصد کا تعلق ایشیا سے ہے۔ یہ رپورٹ پیو فورم ریسرچ سنٹر کی جانب سے شائع کی گئی جس میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ 2010ء میں پوری دنیا کے 62.1 فیصد مسلمانوں کا تعلق ایشیا سے ہو گا۔ 2 فروری 1984ء میں شائع ہونے والے ایک میگزین کرسچن پلین ٹرتھ میگزین میں شائع ہونے والے ایک بیان کے مطابق 1934ء تا 1984ء کے درمیانی عرصہ میں اسلام 235 فیصد تک پھیلا۔

نائن الیون کے بعد صرف برطانیہ میں ایک لاکھ لوگ اپنا پرانا مذہب چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ ویلز یونیورسٹی کے محقق کیون بروس کے مطابق ہر سال 5200 افراد دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اسلام قبول کرنے والوں میں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ قابل ذکر وقت گزارا اور ان سے متاثر ہوئے۔ برطانیہ میں نسلی امتیاز اور اخلاقی اقدار کے فقدان کی وجہ سے لوگ اسلام جیسے امن پسند مذہب کی جانب راغب ہو رہے ہیں۔ انگلینڈ میں تقریباً ساڑھے 7 ملین، فرانس میں 5 ملین اور جرمنی میں چار ملین سے زائد مسلمان موجود ہیں،

ان بڑے ممالک کے علاوہ اسپین، اٹلی، ڈنمارک، ناروے، ہالینڈ، یونان وغیرہ میں بھی مسلمان موجود ہیں، جن میں سے اکثر پاکستان، بھارت، بنگلادیش سے تعلق رکھتے ہیں۔

لندن(قدرت نیوز) کے مطابق آئندہ 20 سالوں میں اسلام یورپ کا سب سے بڑا مذہب ہو گا اور مساجد کی تعداد گرجاگھروں سے تجاوز کر جائے گی۔ بین الاقوامی سروے کے مطابق یورپ میں 52 ملین مسلمان آباد ہیں جن کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور یہ تعداد 104 ملین تک پہنچنے کا امکان ہے، پی ای ڈبلیو کے مطابق 2030ء تک مسلمانوں کی تعداد 2 ارب 20 کروڑ تک جا پہنچے گی، 2020ء تک برطانیہ کا نمایاں مذہب اسلام ہو گا۔

جرمنی کی حکومت نے پہلی بار اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ جرمنی میں مقامی آبادی کی گرتی ہوئی شرح پیدائش اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی شرح پیدائش کو روکنا ممکن نہیں لیکن اگر صورتحال یہی رہی تو 2050ء تک جرمنی مسلم اکثریت کا ملک بن جائے گا۔ یورپ میں مقامی آبادی کا تناسب کم ہونے کی ایک وجہ وہاں کے لوگوں کا شادی نہ کرنا اور بچوں کی ذمہ داری نہ لینا ہے جبکہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2050ء تک یورپ کے کئی ممالک میں 60 سال سے زائد عمر کے مقامی افراد مجموعی آبادی کا 75 فیصد تک ہو جائیں گے اور اس طرح بچوں اور نوجوان نسل کا تناسب کم رہ جائے گا جبکہ مسلمانوں کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا جن میں اکثریت نوجوانوں کی ہو گی۔ رپورٹ کے مطابق کینیڈا میں اسلام تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے، اعداد و شمار کے مطابق 2001ء سے 2006ء تک کینیڈا کی آبادی میں 6.1 ملین افراد کا اضافہ ہو چکا ہے جن میں سے 2.1 ملین مسلمان ہیں۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اور آئندہ 30 سالوں میں 5 کروڑ مسلمان امریکی ہوں گے۔ پی ای ڈبلیو کے مطابق دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے مقابلے میں مسلمانوں کی آبادی میں نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان انڈونیشیا میں آباد ہیں مگر 20 سالوں میں یہ اعزاز پاکستان کو حاصل ہو جائے گا جبکہ بھارت مسلم آبادی کے اعتبار سے دنیا کا تیسرا بڑا ملک بن جائے گا۔

حقیقت یہی ہے کہ اسلام امن و سلامتی اور انسانیت کی بھلائی کا درس دیتا ہے، اسی عالمگیر سچائی کی جانچ

پڑتال کے بعد یورپ میں اسلام کے دامن عافیت میں پناہ لینے والوں کی اکثریت مشہور و معروف اور پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہے۔ یورپ میں گزشتہ سال اسلام کے دائرے میں داخل ہونے والے صرف چند معروف نام ذکر کیے جاتے ہیں:

☆عرب ٹیلنٹ ایوارڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے والی امریکی پاپ گلوکارہ 23سالہ جنیفر گراوٹ ☆بین الاقوامی شہرت رکھنے والے فلپائن کے شہرہ آفاق گلوکار فریڈی ایگوئلر ☆جرمنی کی طرف سے تھائی لینڈ میں بطور سفیر کام کرنے والی یاسمین ☆فرانس کی معروف گلوکارہ میلنئی جارجیا دیس المعروف دیام ☆فتنہ فلم کے پروڈیوسر ارناوڈ فانڈورن۔

ان سب کے مطابق اسلام کے مکمل مطالعہ کے بعد ہم نے اسلام قبول کیا۔ ان کے علاوہ بے شمار ایسے نام بھی ہیں جو منظر عام پر نہ آسکے۔ باکسر محمد علی، ایوان ریڈلی مریم، محمد یوسف مبلغ یورپ، سمیرا نامی معروف عیسائی راہنما، ماہر تعلیم پروفیسر کارل مارکس، ڈاکٹر ولیمز، برطانوی ماڈل کارلے واٹس اور معروف پاپ سنگر مائیکل جیکسن کے ایک بھائی اور بہن سمیت سینکڑوں ایسے معروف افراد تھے جنہوں نے مختلف ادوار میں اسلام کی ابدی صداقت اور حقانیت کے سامنے سر تسلیم خم کیا۔ معروف پاپ سنگر مائیکل جیکسن اور شہزادی ڈیانا کے بارے میں بھی ان کے نہایت قریبی حلقوں کی طرف سے بارہا کہا جاتا رہا ہے کہ وہ بھی مسلمان ہو گئے تھے۔

یورپ میں اچھی خاصی تعداد ان نو مسلموں کی بھی ہے، جو مسلمان تو ہو چکے ہیں، مگر انگریزی رسم و رواج کی وجہ سے انھوں نے اپنے آپ کو چھپا رکھا ہے، کیونکہ انگریزی سماج آج بھی اسلام قبول کرنے والوں کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ گیرارڈ بیٹن جیسے لوگوں کی سرپرستی میں میڈیا بلاوجہ مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرتا نہیں تھکتا۔ مسلمانوں کے خلاف ہر طرح کا تعصب برتا جاتا ہے، لیکن ان تمام سختیوں اور پروپیگنڈے کے باوجود اسلام یورپ میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی آبادی اور اسلام کی مقبولیت سے امریکا و برطانیہ سمیت پورا یورپ خاصا پریشان دکھائی دیتا ہے، اسی لیے آئے دن گیرارڈ بیٹن اور ٹیری جونز جیسے متعصب لوگ یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوفزدہ ہو کر اسلام کی توہین پر اتر آتے ہیں۔ کبھی نعوذ باللہ دنیا کی مقدس ترین

کتاب قرآن مجید کو آگ لگا کر اپنے بغض کا اظہار کیا جاتا ہے اور کبھی خانہ کعبہ و مدینہ منورہ پر حملے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں اور کبھی مساجد کے مینار گرانے، مساجد کو مسمار کرنے اور مساجد کی تعمیر پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور کبھی حجاب پر پابندی لگا کر مسلمانوں کو ستایا جاتا ہے۔

قیامِ امن کے لئے اسلام کے رہنما اصول

اسلام امن وامان قائم کرنے کے لیے یہ تعلیم دیتاہے کہ اگر شر پسند عناصر معاشرہ کے امن وسکون کو پراگندہ کرنے پر آمادہ ہوں، ڈاکہ زنی، قتل وغارت گری یا دہشت گردی کے ذریعہ بدامنی پھیلارہے ہوں، جن کی وجہ سے لوگوں کی عزت وآبرو محفوظ نہ ہو، لوگوں کی جانیں ضائع ہورہی ہوں، ایسے سماج دشمن عناصر کی سزا قتل یاسولی یاجلاوطنی ہے، تاکہ سماج کے دوسرے ایسے عناصر دوبارہ ایسی حرکتوں کے بارے میں سوچ بھی نہ سکیں، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَهُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَلَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ﴾ ترجمہ کنزالایمان: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور مُلک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کردیئے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب۔

(سورۃ المائدہ، سورۃ5، آیت33)

اسلام نے جرائم کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے جو سزائیں تجویز کی ہیں، بظاہر وہ سنگین اور حقوق انسانی کے خلاف نظر آتی ہیں، لیکن جرائم کی کثرت اوران کی سنگین نوعیت نے اب یہ ثابت کردیاہے کہ ان کے سدِباب کے لیے ہمارے بنائے ہوئے قوانین اور ہماری عدالتوں کے فیصلے کسی کام کے نہیں ہیں، اگر ہم ایمانداری کے ساتھ، زناکاری، بدعنوانی اور قتل وغارت گری کو ہمیشہ کے لیے معاشرے سے ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اسلام کے بتائے ہوئے اس اصول کو اپنانا ہوگا کہ سزا کی نوعیت جرم کے اعتبار سے اتنی موثر اور برسر عام ہونی چاہئے کہ دیکھنے والا ہمیشہ کے لیے جرم سے توبہ کرلے۔ مثال کے طور پر اگر ناحق قتل کرنے والے شخص کو سرعام قتل کیا جائے

تو یقیناً بہت ساری جانیں قتل ہونے سے بچ جائیں گی، اگر شادی شدہ زناکار مرد و عورت کو پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جائے اور غیر شادی شدہ زناکاروں کو سرِ عام کوڑے لگائے جائیں تو اس برائی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جائے اور لوگ اپنی عزت و آبرو کے لیے فکر مند ہونا چھوڑ دیں۔

جرائم کے سدِ باب کے لیے اسلام نے ایسی سزاؤں کے ساتھ امن و امان کے قیام کے لیے کچھ رہنما اصول بھی بنایا ہے۔ دنیا کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان اصولوں پر عمل کر کے انسانیت کئی بار امن و امان کا ایسا مظاہرہ کر چکی ہے جس کی مثال نہیں ملتی:

1: اسلام یہ بتاتا ہے کہ اگر دنیا میں امن و سکون چاہتے ہو تو ایک اللہ پر ایمان لے آؤ، اپنی اصلاح کر لو اور اچھے کام کرو، قرآن مجید میں اس اصول کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ﴿فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایمان لائے اور سنورے ان کو نہ کچھ اندیشہ نہ کچھ غم۔

(سورۃ الانعام، سورۃ6، آیت48)

2: قیامِ امن کا دوسرا اسلامی اصول یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ کی ہونی چاہئے۔ بت پرستی سے پاک عبادت کے نتیجہ میں امن و امان قائم ہو گا، اللہ کا فرمان ہے ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں۔ (سورۃ الانعام، سورۃ6، آیت82)

3: امن و امان کے قیام کے لیے اسلام نے تیسرا اصول یہ بتایا کہ انسانی سماج میں اخوت و ہمدردی اور بھائی چارہ کو فروغ دیا جائے، ہر شخص دوسرے کا خیر خواہ ہو، اس کی عزت و آبرو کا محافظ ہو، اللہ کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے ''لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ، حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ'' ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب: من الإیمان أن یحب لأخیه ما یحب لنفسه، جلد1، صفحہ12، حدیث13، دار طوق النجاۃ، مصر)

اس اصول کی روشنی میں جب معاشرے کا ہر فرد اپنے پڑوسی، اپنے شہری اور اپنے ملکی بھائی کے لیے خیر اور بھلائی کا جذبہ رکھے گا، تو فتنہ و فساد، خانہ جنگی اور دہشت گردی خود بخود ختم ہو جائے گی اور پورا معاشرہ امن

وامان کا گہوارہ بن جائے گا۔

تعلیماتِ اسلام

اسلام کے محاسن میں دین اسلام کی وہ خوبصورت تعلیمات ہیں جو زندگی کے ہر شعبہ میں ایک مسلمان کی راہنمائی کرتی ہیں۔ چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

☆مسلمان صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہے، اس اللہ تعالی کے اچھے اچھے اسماء اور بلند صفات ہیں، تو مسلمان کا نظریہ اور قصد متحد ہوتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتا ہے جو اس کا خالق ومالک ہے وہ اسی اللہ تعالی پر توکل کرتا اور اسی سے مدد و تعاون اور نصرت تائید طلب کرتا، اس کا اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔ مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ عزوجل توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحیم مہربان ہے۔ تو بندہ جب بھی کوئی گناہ کرتا اور اپنے رب کی عبادت میں کوئی کمی وکوتاہی کر بیٹھے تو اسی کی طرف توبہ کرتا ہے۔ وہ اللہ علم رکھنے والا اور بڑا خبردار اور شہید ہے جس کے علم سے کوئی چیز غیب نہیں جو نیتوں اور سب رازوں اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے اس سے واقف ہے، تو بندہ اپنے آپ پر یا پھر مخلوق پر ظلم کے ساتھ گناہ کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے اس لیے کہ اس کا رب اس پر مطلع ہے اور دیکھ رہا ہے۔

☆توحید کے بعد نماز اسلام کا اہم رکن ہے۔ نماز مسلمان اور اس کے رب کے درمیان رابطہ ہے جب مسلم نماز میں خشوع وخصوع اختیا کرتا ہے تو اسے سکون واطمنان اور راحت کا احساس ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس نے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا کرتے تھے :اے بلال (رضی اللہ تعالی عنہ) ہمیں نماز کے ساتھ راحت پہنچاؤ۔ اگر بعض نفسیاتی امور کے طبیبوں اور ڈاکٹروں کی کلام میں راحت اور تخفیف ہے تو پھر اللہ تعالی کی عبادت کا کیا کہنا جو اس نفسیاتی مرضوں کے ڈاکٹر اور طبیب کا بھی خالق ہے۔

☆جب ہم زکاۃ جو کہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے نفسی بخل اور کنجوسی کی تطہیر پاتے ہیں جو کرم وسخاوت اور فقراء اور محتاجوں کی مدد وتعاون کا عادی بناتی ہے اور اس کا اجر وثواب بھی

دوسری عبادات کی طرح روز قیامت نفع وکامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

یہ زکاۃ مسلمان پر دوسرے بشری ٹیکسوں کی طرح کوئی بوجھ و مشقت اور ظلم نہیں، بلکہ ہر ایک ہزار میں صرف پچیس روپے ہیں جو کہ سچا اور صدق اسلام رکھنے والا مسلمان دلی طور پر ادا کرتا ہے اوراس کی ادائیگی سے نہ تو گھبراتا اور نہ ہی بھاگتا ہے حتی کہ اگر اس کے پاس لینے والا کوئی بھی نہ جائے تو وہ پھر بھی زکوۃ کے حقدار کو ڈھونڈ کر اسے دیتا ہے۔

☆روزے میں مسلمان اللہ تعالی کی عبادت کے لیے ایک وقت مقررہ کے لیے کھانے پینے اور جماع سے رک جاتا ہے، جس سے اس کے اندر بھوکے اور کھانے سے محروم لوگوں کی ضرورت کے متعلق بھی شعور پیدا ہوتا ہے اوراس میں اس کے لیے خالق کی مخلوق پر نعمت کی یاد دہانی اور اجر عظیم ہے۔

☆اس بیت اللہ کا حج جسے ابراہیم علیہ السلام نے بنایا، جس میں اللہ تعالی کے احکامات کی پابندی اور دعا کی قبولیت اورزمین کے کونے کونے سے آئے ہوئے مسلمانوں سے تعارف ہوتا ہے یہ بھی ایک عبادت اور رکن اسلام ہے۔حج ایک ہی طرح کے لباس میں سب مسلمانوں کو اکٹھا کرکے انسانی تکبر کو ختم کرکے برابری وعاجزی کی تعلیم دیتا اور محشر کی یاد دلاتا ہے۔

☆اسلام تحمل کی تعلیم دیتا ہے۔قرآن ہمیشہ تحمل کو بنیادی اصول کے طور پر لیتا آیا ہے یہاں تک کہ عبادالرحمن (رحمن کے بندوں)کا تعارف قرآن میں اس طرح کرایا گیا ہے﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔ (سورۃ الفرقان،سورۃ25آیت63)

جب اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو اس شخص کے پاس بھیجا جس نے خدائی کا دعوی کیا تھایعنی فرعون تو اللہ نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ جب اس سے بات کرنا تو نرمی سے کرنا۔

☆عفوو درگزر کی اسلام میں کثیر اعلیٰ امثلہ قائم ہیں۔آپ علیہ السلام کی حیات طیبہ بھی عفوودرگزر اور برداشت میں گزری۔حتی کہ آپ نے ابوسفیان کے ساتھ بھی نرمی والا معاملہ کیا،حالانکہ اس نے ساری زندگی آپ

پر طعن و تشنیع کی تھی۔ فتح مکہ کے دوران آپ نے اعلان کروایا کہ جو ابو سفیان کے گھر پناہ لے لے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ قرآن کریم بڑی شدت سے عفوودر گزر اور تحمل پر زور دیتا ہے۔ ایک آیت میں نیک لوگوں کی صفت یوں بیان کی گئی ہے ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (آل عمران، سورۃ3، آیت134)

☆ اسلام عالمی بھائی چارے کا مذہب ہے۔ زندگی خدا تعالی کی طرف سے سب سے بڑی اور نمایاں رحمت ہے اور سچی اور ہمیشہ رہنے والی زندگی آخرت ہے۔ چونکہ ہم یہ زندگی خدا کو خوش کرکے گزار سکتے ہیں اس لئے انسانیت پر رحم کرتے ہوئے اس نے پیغمبر بھیجے اور کتاب ہدایت نازل فرمائی۔ بھائی چارے کی اعلیٰ مثال انصارِ مدینہ کا کردار ہے جنہوں نے مہاجرین کو نہ صرف اپنے گھروں میں جگہ دی بلکہ اپنی کاروبار میں بھی ان کو شریک کیا تاکہ ان کا گزر بسر ہوتا رہے۔

☆ اسلام بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کے ساتھ خصوصاً مہربان تھے۔ جب کبھی وہ کسی بچے کو روتا دیکھتے تو اسکے ساتھ بیٹھ جاتے اور اس کے احساسات سنتے۔ ان کو بچوں کی ماؤں سے زیادہ ان کا درد ہوتا تھا ایک دفعہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں اور اسے لمبی کرنا چاہتا ہوں تو مجھے کسی بچے کی رونے کی آواز آتی ہے، جس کی وجہ سے نماز مختصر کرتا ہوں تاکہ اسکی ماں کی پریشانی کم ہو۔

☆ اسلام غلاموں، بیواؤں، یتیموں اور غرباء کے ساتھ ہمدردی کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ قبیلہ مقرن کے ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی لونڈی کو مارا۔ اس لونڈی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی۔ آپ نے مالک کو بلایا اور فرمایا: تم نے ناحق اس کو مارا، اس کو آزاد کر دو۔ ایک لونڈی کو آزاد کرنا آسان تھا، بہ نسبت اس کے کہ برائی کا بدلہ کل قیامت کو ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ بیواؤں، یتیموں، غریبوں اور معذوروں کی اعلان نبوت سے قبل بھی حفاظت اور مدد کی۔ جب آپ غار حرا سے پہلی وحی کے بعد اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے امید ہے آپ اس قوم کے نبی ہوں گے اس لئے کہ آپ نے ہمیشہ سچ بولا، وعدے کو پورا کیا، اپنے اقربا کی مدد کی، غریبوں اور کمزوروں کی امداد کی اور مہمانوں کو کھانا کھلایا۔

☆انسانوں کے علاوہ اسلام جانوروں کے حقوق بھی بیان کرتا ہے اور جانورں کو بھوکا پیاسا رکھنے پر عذاب کی وعید بتاتا ہے۔ آپ علیہ السلام کی محبت جانوروں اور پرندوں کے لئے بھی عام تھی چنانچہ مروی ہے کہ ایک فاحشہ عورت کو خدا نے ہدایت عطا کی اور وہ صرف اس وجہ سے جنت میں داخل ہو گئی کہ اس نے ایک کتے کو کنویں کے پاس پیاس کی حالت مین پانی پلایا تھا۔ ایک عورت کو دوزخ میں اس لئے ڈال دیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو قید کر کے بھوکا مار دیا تھا۔ ایک مرتبہ ایک غزوہ سے لوٹتے ہوئے چند صحابہ نے گھونسلے سے پرندے کے بچوں کو نکال لیا۔ پرندوں کی ماں آئی اور بچوں کو گھونسلے میں نہ پاکر ادھر ادھر پھڑ پھڑانے لگی۔ جب آپ کو پتہ چلا تو آپ نے حکم دیا کہ پرندوں کو واپس ان کے گھونسلوں میں چھوڑ دیا جائے۔

☆اسلام میں رنگ و نسل کے امتیاز کو ختم کر کے سب انسانوں کو برابر رکھا اور عظمت و بلندی کا دارومدار تقویٰ پر رکھا۔ آپ علیہ السلام نے رنگ اور نسل کی بنیاد پر قائم ہر طرح کے تضادات ختم کئے۔ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر، حضرت بلال سے ناراض ہوئے اور انکی بے عزتی کر دی۔ حضرت بلال حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور روتے ہوئے واقعہ سنایا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت ابو ذر کو بلا کر تنبیہ کی اور فرمایا: کیا ابھی بھی تمہارے اندر جاہلیت کی نشانی موجود ہے؟ اس پر اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے حضرت ابو ذر زمین پر لیٹ گئے اور فرمانے لگے "میں یہاں سے اپنا سر اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک حضرت بلال اپنا پاؤں اس پر نہیں رکھ دیتے" حضرت بلال نے ان کو معاف کر دیا اور اس طرح دونوں کی صلح ہو گئی۔ یہ وہ تعلق اور رشتہ تھا جو اسلام نے ان لوگوں میں پیدا کیا تھا جو کبھی وحشی ہوا کرتے تھے۔

☆اسلام نے اچھے آداب اوراخلاق حسنہ کا حکم دیا ہے مثلا: صدق و حق گوئی، حلم و بردباری، رقت و نرمی، عاجزی وانکساری، تواضع، شرم وحیاء، عہد ووفاداری، وقار و حلم، بہادری و شجاعت، صبر و تحمل، محبت و الفت، عدل و انصاف، رحم ومہربانی، رضامندی و قناعت، عفت و عصمت، احسان، درگزرو معافی، امانت و دیانت، نیکی کا شکریہ ادا کرنا، اور غیض وغضب کو پی جانا۔

☆اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ والدین سے حسن سلوک کیا جائے اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی جائے، بے

کس کی مدد و تعاون کیا جائے اور پڑوسی سے احسان کیا جائے۔ یہ بھی حکم دیتا ہے کہ یتیم اور اس کے مال کی حفاظت کی جائے اور چھوٹے بچوں پر رحم اور بڑوں کی عزت و توقیر اور احترام کیا جائے۔

☆اسلام کہتا ہے کہ مسلمان بھائی کی خیر خواہی کی جائے اور مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ تنگ دست مقروض کو اور وقت دیا جائے، ایک دوسرے پر ایثار کیا جائے، غم خواری اور تعزیت کی جائے، لوگوں سے ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ ملا جائے، مریض کی عیادت و بیمار پرسی کی جائے، اپنے دوست و احباب کو تحفے تحائف دیے جائیں، مہمان کی عزت و احترام اور مہمان نوازی کی جائے، میاں بیوی آپس میں اچھے طریقے سے زندگی گزاریں اور خاوند اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے ان کی ضروریات پوری کرے، سلام عام کریں، گھروں میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کریں تاکہ گھر والوں کی بے پردگی نہ ہو۔

☆اسلام حقوق عامہ کا لحاظ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ہر وہ عمل اگرچہ وہ نیک ہو لیکن اس سے دوسرے کا حقوق تلف ہوتے ہوں اسلام اس عمل سے منع کرتا ہے۔ اسلام میں یہ منع ہے کہ تلاوت قرآن میں آواز اونچی کر کے دوسرے سوئے ہوئے لوگوں کو تکلیف دی جائے۔

☆اسلام دوسروں کو ضرر دینے سے منع کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں جادو کرنا بھی حرام ہے جس سے دو شخصوں کے درمیان جدائی ڈالی جاتی ہے، اسلام نے ستاروں اور برجوں کے بارے میں مؤثر حقیقی کا اعتقاد رکھنے کو کفر قرار دیا ہے۔

☆اسلام نے یہ منع کیا ہے کہ سود خوری کی جائے اور تمام ایسی خرید و فروخت جس میں دھوکہ فراڈ اور جہالت ہو منع ہیں، خون، شراب، اور خنزیر کی خرید و فروخت اور بت فروشی منع ہے۔ سامان فروخت کرتے وقت اس کے عیب چھپانا بھی منع ہیں، وہ چیز فروخت کرنی بھی منع ہے جس کا وہ ابھی مالک ہی نہیں بنا، چیز کو اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل فروخت کرنا، کسی بھائی کی فروخت پر اپنی چیز فروخت کرنی، ماپ تول میں کمی کرنا، ذخیرہ اندوزی کرنا بھی منع ہے۔

☆اسلام اخلاقیات کی تعلیم دیتا ہے، ہر وہ بُری عادت جو انسانی شخصیت یا معاشرے میں بگاڑ کا سبب ہو

اسلام اس سے منع کرتا ہے جیسے گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، بہتان، چغلی، جوا کھیلنا، لوگوں کا مال و دولت غصب کرنا، رشوت لینا، باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانا۔

☆ اسلام نکاح و طلاق جیسے اہم مسئلہ کے بارے میں تفصیلی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں شادی نہ کرنا اور دنیا سے بالکل کٹ جانا جائز نہیں اور اسی طرح اپنے آپ کو خصی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ اسلام میں یہ منع ہے کہ ایک ہی عورت سے ایک شخص کی منگنی پر دوسرا شخص بھی منگنی کرلے، دوسرے کو اس وقت کرنی چاہیے جب پہلا اسے ترک کردے یا پھر اسے اجازت دے دے۔ اسلام نے ایک ہی نکاح میں دو بہنوں کو اکٹھا کرنا منع کیا ہے اور یہ بھی منع ہے کہ ایک ہی نکاح میں بیوی اور اس کی پھوپھی، اور بیوی اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے، اس منع کی وجہ یہ ہے کہ دو بہنوں کو جمع کرنے یا پھوپھی کے ساتھ اس کی بھتیجی جمع کرنے سے قطع تعلقی ہوتی ہے اور اسلام صلہ رحمی کا حکم اور قطع تعلقی سے باز رکھتا ہے۔ اسلام نے بیوی سے حالت حیض میں مجامعت کرنے سے منع کیا ہے اور بیوی سے دبر (پاخانہ والی جگہ) میں مجامعت کرنی حرام ہے۔ اسی طرح طلاق کو کھیل بنانا بھی منع ہے اور عورت کے لیے منع قرار دیا گیا ہے کہ وہ بلاوجہ شوہر سے طلاق مانگے یا خاوند سے دوسری بیوی کی طلاق طلب کرے۔

☆ اسلام میں منع ہے کہ خاوند سفر سے اچانک رات کو اپنی بیوی کے گھر جائے، لیکن اگر اس نے آنے کی اطلاع دے دی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

☆ عورتوں کو بے پردگی سے منع کیا گیا ہے، بیوی خاوند کے گھر میں کسی کو بھی خاوند کی اجازت کے بغیر داخل نہیں کرسکتی۔ اسی طرح میاں اور بیوی کو اپنے درمیان زوجگی کے تعلقات کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ اسلام نے ہر اس جانور کا گوشت منع کیا جس کے گوشت کا انسان کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہو جیسے درندوں کا گوشت، خنزیر کا گوشت۔ یونہی مردار کھانے سے منع کیا گیا ہے چاہے وہ پانی میں ڈوب کر مرے یا گردن گھٹنے یا پھر گرنے سے اس کی موت واقع ہو، اسی طرح خون بھی حرام ہے اور وہ جانور بھی حرام ہے جس پر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

☆اسلام میں کسی کو ناحق قتل کرنا حرام ہے، اسلام نے فقر وغربت کے سبب سے اولاد کو قتل کرنا بھی حرام قرار دیا ہے، اور خود کشی بھی حرام ہے، اسلام زناکاری اور لواطت، اور شراب نوشی کرنے شراب کشید کرنے اور اس کی خرید وفروخت بھی منع کرتا ہے۔

☆اسلام اس سے بھی منع کرتا ہے کہ اللہ تعالی کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کیا جائے، اور والدین کو برا کہنے اور انہیں ڈانٹنے سے منع کیا ہے، اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ اولاد اپنے والد کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت نہ کرے۔

☆اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ کسی کو آگ کا عذاب نہ دو اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کو آگ میں جلاؤ، اسلام مثلہ کرنے سے بھی منع کرتا ہے، (مثلہ یہ ہے کہ جسم میں تراش خراش کی جائے یا قتل کرنے کے بعد کسی کافر کے بھی مختلف اعضاء کاٹ کر اس کی شکل بگاڑی جائے۔)

☆اسلام باطل اور گناہ ومعصیت ودشمنی میں تعاون کرنے سے منع کرتا ہے، اللہ تعالی کی معصیت میں کسی ایک کی بھی اطاعت بھی منع ہے، اسی طرح جھوٹی قسم سے بھی منع کیا گیا ہے۔

☆اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کی بھی کوئی بات اس کی اجازت کے بغیر سنی جائے اور ان کی بے پردگی کی جائے، اسلام اسے بھی جائز نہیں کرتا کہ کسی چیز کی ملکیت کا جھوٹا دعوی کیا جائے۔

☆اسلام فضول خرچی اور اسراف سے منع کرتا ہے، صالح مرد اور عورتوں کے بارہ میں تجسس اور ان کے بارہ میں سوء ظن کرنا بھی منع ہے، اسلام نے آپس میں ایک دوسرے سے حسد وبغض اور حقد وکینہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

☆اسلام باطل پر اکڑنے سے منع کرتا ہے اور تکبر، فخر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا بھی منع ہے، خوشی میں آ کر اکڑنا بھی منع ہے، اسلام نے مسلمان کو صدقہ کرنے کے بعد اسے واپس لینے سے منع کیا ہے۔

☆اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ مزدور سے مزدوری کروا کر اس کی اجرت ادا نہ کی جائے، اسلام نے اولاد کو عطیہ دینے میں عدل کرنے کا حکم دیا ہے اس میں کسی کو کم اور کسی کو زیادہ دینا منع ہے۔

☆اسلام یہ بھی اجازت نہیں دیتا کہ اپنے سارے مال کی وصیت کر دی جائے اور اپنے وارثوں کو فقیر چھوڑ دیا جائے، اور اگر کوئی ایسا کر بھی دے تو اس کی یہ وصیت پوری نہیں کی جائے گی بلکہ صرف وصیت میں تیسرا حصہ دیا جائے گا اور باقی وارثوں کا حق ہے۔

☆اسلام نے وراثت کی ایسی خوبصورت تقسیم کی ہے کہ ہر مستحق کو اس کا اتنا حصہ دیا ہے جس کی اسے ضرورت ہے۔ اسلام میں اپنی مرضی کے ساتھ دولت تقسیم کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ حکم دیا کہ اگر باپ زندگی میں اپنے جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے تو سب اولاد چاہے لڑکا ہو یا لڑکی سب کو ایک جتنا دی کسی کو کم یا زیادہ نہ دے۔ وارث کے وصیت کرنا منع کیا ہے اس لیے کہ اللہ تعالی نے وارث کو اس کا حق دیا ہے۔

☆ اسلام کی بہترین تعلیمات میں زندوں کے ساتھ ساتھ فوت شدگان کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا ہے۔ اسلام میں میت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کہا گیا غسل دینے والے کو کہا گیا کہ مردے کے جسم کی ہڈی نہ توڑو۔ مردے کو نہ جلانے کا کہا گیا نہ چیل کوے کی خوراک بنائی گئی بلکہ قبر میں دفن کرنے کا کہا گیا جو ہر اعتبار سے ایک بہترین عمل ہے۔ مردے کو دفن کرنا اگرچہ عیسائی مذہب میں بھی ہے لیکن اسلام میں مردوں کے متعلق تمام احکام عیسائیوں کی طرح خود ساختہ نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں آپ علیہ السلام نے میت کو غسل دینے، جنازے کو کندھا دینے، نماز جنازہ پڑھنے، اس کو دفن کرنے، اس کی قبر کی زیارت کرنے، اس کی قبر پر پاؤں یا ٹیک نہ لگانے کے متعلق مکمل احکام ارشاد فرمائے ہیں۔

اسلام کے برعکس دیگر مذاہب میں مُردوں کے ساتھ ہونے والے افعال ظالمانہ ہیں۔ روزنامہ ایکسپریس کا ایک آرٹیکل اس پر ملاحظہ ہو:

مختلف مذاہب میں آخری رسومات ادا کرنے کے دلچسپ مگر ظالمانہ طریقے

موت کا مزہ ہر ذی روح کو چکھنا ہے لیکن مرنے کے بعد انسان کی آخری رسومات کس طرح ادا کی جائے اس کا تصور مختلف مذاہب میں مختلف ہے اور لوگ اسے اپنی مذہبی، ثقافتی اور روایتی انداز سے ادا کرتے ہیں اور بہت سے انداز سے تو عام طور پر لوگ واقف ہی ہیں لیکن کچھ طریقے ایسے دلچسپ اور ظالمانہ ہیں کہ جنہیں جان کر آپ نہ صرف حیران بلکہ کچھ پریشان بھی ہو جائیں گے۔

☆ **مردہ کو ممیز میں تبدیل کرنا:** آج سے ہزاروں سال قبل قدیم مصر میں امرا اور بادشاہوں کی لاشوں کو محفوظ کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا تھا۔ اس طریقے میں دل اور دماغ سمیت لاش کے مختلف حصوں کو الگ کر دیا جاتا تھا جس کے بعد خالی جسم کو کیمیکل لگے لکڑی کے برادے سے بھر دیا جاتا تھا اور پھر پورے جسم کو سوتی کپڑے سے لپیٹ کر محفوظ کر دیا جاتا تھا۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ اس طرح مرنے والی کی روح اگلے سفر تک محفوظ رہتی ہے۔

☆ **کریانوکس:** قدیم زمانے میں لوگ مردہ انسان یا جانور کو انتہائی کم درجہ حرارت پر یعنی برف میں دبا کر کافی عرصے تک رکھ دیتے تھے کیونکہ ان کا ماننا تھا کہ ہو سکتا ہے مستقبل کوئی ایسی دوائی مل جائے جس کا استعمال کر کے اپنے پیاروں کو دوبارہ زندہ کیا جاسکے۔

☆ **خلیوں کو پلاسٹک میٹریل سے تبدیل کر کے:** زمانہ قدیم میں دنیا کے ان علاقوں میں جہاں سائنس کی ترقی اپنے عروج پر تھی وہاں مردہ انسان کے جسم سے خلیوں کے مرکزہ میں موجود سیال مائع اور چکنائیوں کو نکال کر اس کی جگہ پر پلاسٹک اور سیلی کون کے مصنوعی اعضا لگا دیئے جاتے تھے جس سے لاش ایک طویل عرصے تک محفوظ رہتی اور اس میں کسی قسم کی بدبو بھی نہیں آتی تھی۔

☆**بحری جہاز پر آخری رسومات:** دسوی صدی میں یورپی ساحلوں پر راج کرنے والے بحری قزاقوں کے سرداروں کی لاشوں کو ایک بحری جہاز پر رکھ کر اس کے ساتھ سونا، کھانا، اور کبھی کبھار غلاموں کو بٹھا کر سمندر کے بیچ پہنچا کر آگ لگا دی جاتی تھی۔ ان کا ماننا تھا کہ اس طرح مرنے والی کی روح پر سکون رہتی ہے۔

☆**درختوں پر رکھ کر:** آسٹریلیا، برطانیہ، کولمبیا اور سربیا میں بھی کچھ قبائل لاش کو درخت کی جڑوں اور شاخوں سے باندھ کر چھوڑ دیتے تھے۔

☆**خاموشی کا مینار:** زمانہ قدیم میں آتش پرست لاش کو اونچے پہاڑ پر بنے خاموشی کے مینار (ٹاور آف سائیلنس) پر لا کر چھوڑ دیتے اور جب کچھ عرصے بعد اس کی ہڈیاں رہ جاتیں تو انہیں جمع کر کے چونے میں ڈال کر گلا دیتے۔ ان کا ماننا تھا کہ اس طرح مرنے والے نے جس جس چیز کو چھو کر گندہ کیا ہوتا ہے وہ اس عمل سے پاک ہو جاتی ہے۔

☆**مردے کے ساتھ اپنی انگلیاں کاٹ کر رکھنا:** مغربی پاپوا گنی کے دانی قبیلے لوگ مرنے والے کے ساتھ اپنے دکھ کے اظہار کے لیے ایک عجیب رسم ادا کرتے ہیں اور اس رسم میں مرنے والے کی رشتہ دار خاتون اپنی انگلیاں کاٹ کر مردے کے ساتھ دفن کر دیتی ہیں جس سے وہ اپنے دکھ اور غم کا اظہار کرتی ہیں۔

☆**اسپرٹ آفرنگ:** ایشیا کے کچھ قبائل مردے کو آبادی سے دور کھیتوں میں دفنا دیتے ہیں اس کے لیے وہ ایک بڑے پتھر کو بیچ میں رکھ کر اوپر جانور کا چارا رکھ دیتے ہیں۔ ویتنام کے لوگ لاش کے ساتھ کچھ رقم بھی رکھ دیتے ہیں کیونکہ ان کا ماننا ہے کہ مرنے والا اپنی ضرورت کے مطابق آئندہ زندگی کے لیے جو چاہے خرید لے۔

☆**ایکوامیشن:** امریکا میں عام طور پر یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جس میں لاش کو ایک اسٹیل کی مشین میں رکھ کر اسے ایک خاص درجہ حرارت پر چلایا جاتا ہے جس سے جسم مائع میں تبدیل ہو جاتا ہے جبکہ ہڈیاں محفوظ رہتی ہیں تاہم اسے ہاتھوں سے راکھ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس راکھ کو متعلقہ رشتے دار کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو اسے پانی میں بہا دیتا ہے۔

☆ **خلا میں:** 20 ویں صدی میں شروع ہونے والے اس طریقہ میں مرنے والے کی خواہش کے مطابق اس کے جسم کے جلائے ہوئے اجزا کو خلائی کیپسول میں رکھ کر راکٹ کی مدد سے فضا میں فائر کر دیا جاتا ہے، اس طریقے سے اب تک 150 افراد کو آخری رسومات ادا کی گئیں ہیں۔

☆ **آسمانی رسومات:** ہزاروں سال کے رائج اس رسم میں تبت کے رہنے والے بدھ بھکشو اپنے مردے کی لاش کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے پرندوں کے سامنے ڈال دیتے ہیں، جب کہ اب بھی 80 فیصد بدھ بھکشو یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

☆ **ٹیکسی ڈرمی:** اس طریقہ میں مرنے والے جانور کو کھال کو کیمیکل لگے بھوسہ بھر کر اس کو دوبارہ زندگی والی شکل دی جاتی ہے۔ لیکن اب کچھ لوگ مرنے کے بعد اپنی ٹیکسی ڈرمی کرنے کی وصیت بھی کرتے ہیں تاکہ وہ ہمیشہ زندہ رہیں۔ (روزنامہ ایکسپریس، 23 فروری 2015ء)